رای موہن لعل

پوتھی تیرتھ مال

مہاراجہ گرِدھاری پرشاد بنسی راجہ بہادر باقی تخلص

کایستھ سکسینہ دکن نواسی حیدرآباد باسی - کی بنائی ہوئی

جسمین

سری بیاس جی کی کبتائی کو سورج چاند کیطرح چمکانیوالے

تلسی داس کی بھاکھا کو نئے سر سے جلانے والے

بھگت اور گیان سے بھرے ہوئے بھجن اکٹھا ہین

سمت ۱۹۴۵ مین

منشی دوارکا پرشاد مالک نظم اخبار کی

نگرانی سے لکھنؤ پریس محلہ نوبستہ مین چھپی





سری گنیشا اینمہ

پد شری گجانن کا



نمو نمو شری گنپت رایا
شو کے پُتر اُمان کے جایا

سُورپ کرن لنبودر نایک
بکرتُنڈ سکل سُکھ دایا

دھوم برن اک دنت بنایک
اور ہیرمب نام کہلایا

جگ مین ہوم ہون جن کینھو
آدگجانن کے گن گایا

بگھن ہرن کو دھیان ہر و جن
ردھی سدھی سکھ سمپت پایا

پرتھمے تم پُجیا کی پھل سون
منگل کارج شبھ بن آیا

گردھاری پربھو چرنن چت دے
بھو بادھا سب دور درایا

پد شری گرو نند

گرو نانند ناتھ گرو دھاؤن | اور سچت نند مناؤن
گرو نند ناتھ سمرن کر | دھیان پچھے دھیانند لگاؤن
پنچم بودھ نند کو جیانو | پرشوتمانند گن گاؤن
سبھی نند ناتھ دھر دھیانا | کامیشرانند چت لاؤن
نو ماتر انندن ناتھ بھج | گردھاری گرپا دسناؤن

پد ایک ناتھ

ست گر ایک ناتھ مہاراج
بھگت بھجن کو پنتھ نکالے۔ بھگتن تارن کاج
تم سم کوئی نہین ہے دوجو۔ بھگتن مو سرتاج
مین ہون دین اکھل اگیانی۔ تم ہو گریب نواج
بھو ساگر مین آن پھسا ہون۔ کردو پار جہاج
تم کرپا سون ہو سب مہ کو۔ سنتت سمپت ساج
نج چرنن کی بھگت دیجیے گردھاری پربھو آج

پد مانک پربھو کا

مانک نہین دیکھے سنکھن مین
مانک نہین دیکھے سنکھن مین

بانک گرسم منکھہ نہین ہے
ڈھونڈھ پھرے سب سادھن مین

وہ مانک پرتھوی مین ہووت
یہہ مانک ہے تربھون مین

پربھو کے نین بھسم نہین رست
مانک کو من ہے پھن مین

مانک پربھو سون لے گردھاری
جو چاہے اپنے من مین

پد آدناتھہ کا

آدو آدناتھہ بھج لو رے
اور مچھندر جیچندر گھورے

گورکھہ ناتھہ کی رکھلو نشٹا
گہنی ناتھہ کے چرن گہو رے

گرنیورتی ہے برد ایک
گیان دیو سو گیان بہو رے

چوڑا منی منن کر نسدن
گنڈو بابا باسمہ ورے

بھیو سو پرا اوٹھہ گردھاری
بیرا ست گرنام جپو رے

پد برپا مہاراج

برپا گرمہاراج ہمارے
شیو سروپ لشن کے پیارے

کرکرتال گلے تنبورا
پل تو پر گھنگھرو جھنکارے

نادبرمھہ سمایو جگ مین
جب گرراج بھجن کو ٹھارے

بھجن بھنکا کے بلہاری | جہاں سد گردھم دھم پگ مارے
وہ چرنن رج دھور جتن کر | سکھ پاوے بہتا اک دکھیارے
لنگ نت جگ مین کہلائے | ست گر نر گن جانن ہارے
لاکھون کو شو پد دی دینی | اور کوٹ پتتن کو تارے
بھکت بھجن کی ناو بنائے | بھوسا گر تے پار اوتارے
گردھاری گر نام بھجن کر | کیتک پاپی جنم سدھارے

پد

گر دربار بار جن پایو | جگ مین بڑبھاگی کہلایو
جیون مکتی پایو رسے بھائی | جو نر امرت سر سر نایو
یا کی مہما کہہ مکھ بہ نون | پرتھوی مین اک سرگ لکھایو
جہاں ایک ایک گر تھی سندر | آٹھ پہر گر شبد نایو
جہاں ایک ایک پوجاری نیکو | سرس گڑھا د پرساد چھکایو
گردھاری ہرداس کیو جب | ہرداسن مین نام لکھایو
راج نرندر رہے دکھن مین | بار بار یہی استت گایو

تتھا گربادسات

پہلے بادشاہ گرنانک　　دوجے انگد جی کہلائے
تیجے امرداس اور چوتھے　　رام داس جگ مین گن گائے
پنچم ہے گرارجن صاحب　　جو پرپنچ پرمارتھہ ملائے
چھٹوین ہرگوبند صاحب جی　　اونکے جگ مین پتر کہائے
اوسنکے پتر ہجا رساتوین　　جگ مین پرگھٹ بھئی ہر رائے
اوسنکے پتر سری ہرکرشن جی　　اونسے تیغ بہادر جائے
نوین بادشاہت ان کینی　　لاکھون جن کو سکھ بنائے
دسوین بادشاہ گردھاری　　گرگوبند سنگھ جگ دکھائے

پرسروپ

پہلے نراین دھرودھیان　　دوجے بدھ کو گر پہچان
تیجے ہے بششٹ مہاراج　　چوتھے رام بھئے سو گیان
پنچم رام داس سوامی ہین　　اور کھششم ہین گر کلیان
سپتم پھر گر رام روپ ہین　　یہی سروپ کو گر ہین جان
سپت کھی سم سپت دیپ مین　　جنکو تیج پرکاش سمان
گردھاری وہ ہی انکے شکھ　　کرپا کری جنپر بھگوان

پد مِلے پا

ہین ست گُر کے درشن پایا	پرمانند ہوسے ہلسایا
سن لیا گُر نام بھجن کر	ایک ایک اچّھر کے گُن گایا
وہ مکار سب مکھ سُون ہکسا	پایا مانُو منو رتھ مایا
اور لکار لایا جِھبیّا پر	تُو بھہ تجا لکھہ لاج لکھایا
پھر پکار پاپی رسنا سو	پُن پر گھٹا پرتاب بڑھایا
دھن دھن بھاگ تیے گِردھاری	گُر چرنن پر سیس نوایا

ٹپّا

ہیری سُن لے رے اتنی ارج۔ کیشو سوامی انتر جامی پرمانند سکھہ دیرے

سو نجنت رہوے گِردھاری۔ سکھا بندھ سب ہیرے

پد کیشو بھگوانو

کیشو کیشو کیشو	کیشو کیشو بھج لے رسے
ہے نرہے نر سُور کھہ	سُکل بھر منا تج دے رے
آدھ بیادھ کے مُول نہ ہین	پچھلے پاپ گھنیرے رے
آم کہو کیہ بدھ جب کھاوے	بیج ببول کے پیڑ سے رے

کام کرودھ لوبھ مد مچھر	چھون سون ہے گھیرے تے
مات پتا استری اور بندھو	کوئی نہین سہے تیرے رے
سب دن کھٹ پٹ مین بتیت ہے	کرلے بھجن سویرے رے
گردھاری دکھ دور ہوت ہے	رام نام کے ٹیرے رے

پد کیشو کے

رے من بھج لے کیشو نام

رام نام جن بھجو جگت مین۔ تن پایو بسرام

جو رسنا ہر نام نہ لیوے۔ سہے مہتیا تکمہ چام

بھگتی سم دھن نا نہہ جگت مین۔ مت کرلوبھی دام

نس دن من سون پریم بھجن کر نراچھیا نشکام

گردھاری پربھو چرنن پاہی۔ سب تیرتھہ دھن دھام

پد مانس پوجا

چل من کیشو گرکو جاوین

نینن سون پربھو روپ نہارے۔ رسنا سون گن گاوین

شرونن کتھا پران کچھک سن۔ من سون من نہ لگاوین

کر جوڑے استت کے کارن۔ آپن بتھا سُنا دین
پاپن سون پر کرپا دیوین جھک جُھک سیس نوا دین
جا درسن سون من پرسن ہوے۔ ایسے درسن پاوین
گردھاری پربھو چرنن چت دے۔ سُکھ بھوگین ہُلساوین

پد پربھات مانس پوجا

جاگو میرے پیارے کیشو۔ بھور بھئی جی
چند چھپو پیارے ارن اُدے بھیو نس سب نسر گئی جی
منجن کریئے مات کھڑی ہے کنچن تھار لئی جی
سُندر کلغی سیس پہ راکھو جھنگلی لیونی جی
جو چاہو پربھو بھوجن کر لو ماکھن دودھ مہی جی
گردھاری پربھو درسن دیجے سرس ملنب بھئی جی

پد اشنان کے

کیشو پربھو بھگوان۔ کیجیے پنچامرت اشنان
دودھ دہی گھرت مدھ اور ساکھر۔ میرے پنچ پران
گنگ جمن جل میری نشثا اور جھاری مم دھیان

گردھاری پربھو تیرتھ دیجے داس آپنو جان ۔ کیجے

چھند النکارکے

میرے شری کیشو کی جھانکی ۔ سندر روپ انوپ بنی ہے ۔ ہو رات ہی بانکی
انوبھو سنگیت اوتار ۔ پربت پر سوہین پنڈا کار ۔ میرے شری
وہ ماتھے تلک بھال ساجے ۔ چندر سم سیس مکٹ راجے ۔ میرے شری
کنول دل ہے چکھ سم درشٹی ۔ تتے جن درشٹی سو سرشٹی ۔ میرے شری
واہنے کر پدم سو ہے ۔ باہنے شنکھ چکر موہے ۔ میرے شری
مال تلسی کی ار راجے ۔ ہار پشپن سکے گلے ساجے ۔ میرے شری
بستر اور بھوکھن ات بھاری ۔ یہ نکھ سکھ برنون گردھاری ۔ میرے شری

پد بھوجن کے

بھوجن پاؤ پیارے کیشو

چترائن اور پورن پولی ۔ کینچن تھار سنوارے
پوری چکری گجیا کھکری ۔ ترتھ گرم اوتارے
گلرے کو چھپے پھند کے بجیئے ۔ سرس سلونے کھارے
آلو سلو کی ۔ اروی بھنڈی ۔ ان سب مین دھ ڈارے
میتھی سویا چلاو رچوکا ۔ سندر ساگ بگھارے

لاڈو پیڑے گھیور کھاجے ۔ برفی شکرپارے

کھیر کھانڈ دہی ماکھن مصری ۔ ہین سب نیارے نیارے

گردھاری پربھ آس کہت ہے ۔ جو ٹھن کھاؤ ہارے

پد سنجھیا کے

سانجھ بھئی ہر درس دکھاؤ ۔ آپ ہنسو اور بات ہنساؤ

کیشو سوامی انترجامی ۔ بلہاری مندر مین دھاؤ

چھوڑ دس گگن اوڑت ہین پنچھی ۔ آنگنوا کھیلن مت جاؤ

سائین کال بھئی مت گھومو ۔ پرات سمے پھر گؤ چراؤ

یہہ دیپک لیاون نرکھے پربھو جی ۔ وہ دیپک سم مکھ دکھراؤ

گردھاری سکھ چین جو چاہو ۔ کیشو پربھو کو سانجھی گاؤ

پد سین کو

سین کرو جی اب سین ۔ میرے پیارے کیشو

بھانت بھانت پشپن سون سوہت ۔ سیج سرس سکھ دین

چندر گگن پر اونچو نکسیو ۔ ادھک بیت گئی رین

مندر دوار موندسے پربھو موندو ۔ نیند جو ماتے نین

گردھاری سجیا ڈھگ ٹھاڑو ۔ پربھو کی بلیاں لین

پد دسہرا

ایسو سو پھل دسہرا آدین

رام چندر بھیے کیشو سوامی - باہن اشو سوبادین

دھنک بان پربھو کے کر راجے - چھب بشال درساوین

سندر چھتر تپا کا سوہے - دھوجا ادھک پھہراوین

نانا بدھ کے باجن باجین - کونا چین کو دگا دین

شلم پوجن ہر سنگ جو جادین - سونر سبرن پادین

کیشو گرپر آورے بھائی - دکھن دسا کہا وین

گردھاری نرہر کرپا سون - کوٹ سبی لنگن جا وین

پد دیوالی کو

آج دوالی کی نس آئی

کیشو گرپر دیپ مالکا - جگ مگ جوت لکھائی

مانو کوٹ چندر اجیارو - گگن دیت درسائی

پونو بھئی اماوس کی نس - شوبھا برن نجائی

سمپت سنتت لی گردھاری - پربھو سون جو اکھلائی

پد گوبردھن پوجا

گوبردھن کی پوجا کریے۔ پروا کی تتھ آئی ہے

۱ اندر دیو کی پوجن تھیا گ۔ شری کرشن اگیا سن تیاگی
سب گوبردھن پوجن لاگے۔ پربھو اچھا سکھدائی ہر

۲ اندر کوپ ہوی ہر کھا کینھو۔ گوال بال کو ات دکھ دینھو
تب پربھو انگری پر کر لینھو۔ مہما اگم تبائی ہے

۳ کیشو گر پر ٹھاٹ جمیو ہی۔ تا پر دھجا سرس من موہے
کنچن تھار ادھک جیہ سوہے جس میں کھیل مٹھائی ہے

۴ گوال اہیر نگر کے آئے۔ کر سنگھار سب گودھن لائے
کیشو پربھو سنمکھ دورائے۔ یہ دن ات سکھدائی ہے

۵ گوکل کی سوبھا ات پیاری۔ نرکھ نرکھ ہلسیو گردھاری
کیشو پربھو بھیو گروردھاری۔ جھانکی ادھک سوہائی ہے

پد کاتک کے

کاتک کی سدی دواشی آئی	شری کیشو پوجا من بھائی
راجہ شوبت تپسیا کینھی	پتر پراپت اچھیا من لائی

بدھیا چل گنگا تٹ او پجے		جاکی مہما برن نجائی
کیشو بوجن کر گردھاری		پران جگت یہ پرب ہے بھائی

پد بسنت

آئی بسنت بہار کیشو کر چل سادھو

کیشو پہبو کے بستر ن سوبھت کیسر رنگ پھار

بھرہو کے ہار سنگار کیو جو ہار یو ہار سنگار

بھانت بھانت پشپن سون چھوندیں بن کھت پھلوا

انب کی ڈار ڈار مورا بولت دیکھو مور بہار

پیتم پیت پیت رنگ لاگیو گردھاری تن سار

ہوری

کیشو گرپر رنگ مچوری مچوری

کرشن روپ بھیئے کیشو سوامی سندر چھب کھوری

ات شری دیبی ات بھو دیبی رکمنی رادھا گوری

بھئی کھیلن کو ہوری

پریم گلال نیہہ ککم مین نشتھا لائے بھروری

پیت پٹمبر ٹیسو کے لیکر من کی گاگر گھو رہی
سکل بھگتن کو بوری
گھنٹا ناد کی ڈھولک باجت بیدن دھن گھنگھو رہی
گردھاری پربھو بھگوا مانگت۔ سیس نائے کر جوری
بھگت چرنن کی تھوری

ہوری

کھیلت جوگل کشور برج مین ہوری گھر گھر
بھاج گئین سب نار لکہ بر جوری ڈر ڈر
رنگ کی بھر پچکاری لال جو نے چھوری چھر چھر
بھیجو سر کانپ گئین رادہا گوری تھر تھر
رادہے بد کیسر لائے گھگریا مین گھوری دھر دھر
گردھاری پربھو دھائے گلال کی جھولی بھر بھر

ہوری مان کی

لاؤنگی مین بھاگ کھلاؤنگی۔ کانھا روٹھے ہین آج مناؤنگی
بیج نارن ساری بولاؤن گی۔ فنڈ لے کر گھر جاؤنگی

کنج گلیان چھپین گے ڈھونڈاونگی - رادھے رانی کرہاتھ کھچاونگی
رار مچاونگی

وہ ستاوین گے مجھکو ستاونگی - بہیان پکڑینگے لڑکے چھڑاونگی
نڈر ونگی بگڑ کے ڈراونگی - گاری ونیلے سنونگی سناونگی
لاج گنواونگی

جھنگلی چھینونگی مکٹ چھپاونگی - ماتھے کھور بین بندی جماونگی
نکبیسر بھاری پنہاونگی - رادھے رانی کا ڈنڈیا اوڑھاونگی
ناربناونگی

پچکارن مار بھجاؤن گی - نکھ ابر گلال لگاؤن گی
گردھاری کو ناچ نچاؤن گی - دف ڈھول مجیرے بجاونگی
گاری گاونگی

	ہوری	

سکھی آیو ہے پھاگن ماس سی - چل گوکل جاوین
رنگ رنگیلو چھیل چھبیلو - نندلال کے پاس سی - تو ہے ہوری کھلاوینیا
سراج دولاری رادھا پیاری - گوپن سنگ بچا پس ہی - گھنشیام بھجاوین

جیٹھ ڈراوین سسر کھجاوین۔ دیکھین نند اور ساس ری۔ ایسے لاج گماوین
ہوری نیاری گاری نیاری۔ گاوین گردھرداس ری دف ڈھول بجاوین

ہوری

آیو پھاگن ماس۔ شیام موری چوری ہے ہٹکی
ہنیان مرورت کرتو رت ہے۔ ہاتھن چوری چٹکی
پنیان بھرن اب کیسے مین جاؤن۔ کوئی سکھی نہین پھٹکی
اکیلی گھڑی مین اٹکی
اچرہ پکر بر جوری کرت ہے۔ پھرتی ہون بھٹکی بھٹکی
مکھ مین ابر گلال لگاوت۔ لاج گئی گھونگھٹ کی
کہا کہون ناگر نٹ کی
ساس نند ات گاری دیت ہین۔ ات یہ گت پنگھٹ کی
چھاتی دھرک گئی۔ انگیا ترک گئی ساری سرک گئی کٹ کی
کہا کہون کانہ کی ہٹ کی
ناد یا مین ہی کی ٹھہری۔ نا مین جمنا تٹ کی
گردھاری پر بھو اچرا جو پکرے۔ جھٹکی گھاگر پٹکی

ساتھ کی سہیلی بہی سنگ

ہوری

دیکھو ری برج نار شیام کیسی دیت ہین گالی ری
مین کچھو تریا بھید نجانون ۔ بھولی بھالی ری
ڈگر چلت پچکاری ماریو ۔ بولی نچالی ری
شیام کیسے دیت ہین گالی ری
رنگ کو ماٹ لڑھایو گلال کی لایو تھالی ری
وہ ننددولی نہ دیور میرے ۔ مین ناتو سالی ری
شیام کیسے دیت ہین گالی ری
جاے کہونگی مین نند بابا سے گوکل چالی ری ابہی مین گوکل تو چالی ری
پھر میرو نام نہ لے گردھاری ۔ ایکے توٹالی ری
شیام کیسے دیت ہین گالی ری

پدراکھی کو

جن اپنے پیا کی سدھ راکھی ۔ تن کو ہے مبارک راکھی
مایا بھگنی جب گرہ آئی ۔ موہ کی دوہ سیویان چاکھی

پریم پریت راکھی کر باندھی - جگ بندھن کی ہو گئی ساکھی
گردھاری کی کیشو نے پت - راکھی راکھی راکھی

پد کیشو کے

بھئے شری کیشو بالکن.

کیشو تارن کنس آ بارن - بھگتن ہت برج چند
نرگن سگن بپھری وہائے - تارے جسمت نند
کرشن روپ دھر جگ سوں کلٹ بات تیاگے پھند
جنم اشٹمی ادھک سوہائی - گھر گھر ہوت انند
کیشو گرگوکل وچھن بین - جنمے نندن نند
گردھاری پربھو کے گن گاوت - پڑھلے وسم اسکند

پد گوپال کلا

کیا سندر گوپال کلا ہے

دو کھمبے ددھ مٹکی لٹ کی - ایک کھمبے ترکیچ کلا ہے
گرے پڑے پھسلے بہو تیرے - اک کو ہی چاتر نکلا ہے
گرا و پاسے کوئی کھنب چڑھو پھر - لپٹا نیچے سکلا ہے

گردھاری پربھو شکی پھوڑی - ات پرکاش ابتیج کلا ہے

پار جھولا

جھولا جھولے جوگل کشور

رادھا کرشن نندسکے بارے - سنتن کے ہت اور
گاوت گوال بال ہل مل سب - مرلی بجت گھنگھور
نرہرکو پرشاد ست گردھر - بنتی کرت کر جور
نارایں من مُدھ ارہنڈ ورا - کھیچت پرمینہ ڈور

بارہ ماسی جھولا

جھولیے جھولیے جھولیے - کیشو گرپر آج
پرمینہ ڈورسے جھولیے - کیشو پربھو مہاراج
تبھآ شارہ برکھا رت - چاتر ماس سوہات
بیاس گرو پوجن لیے - پونو پرب لکھات
ساون ماس ہنڈورنو - جھولت شری بھگوان
اور کلنک کی جنتی - راکھی پونو جان
جھولیے

بھادون باسن براہ۔ اور جنم لیے بلرام
بپ وہارے دو پکش مین۔ رادھے اور گھنشیام
کنوار بدھ ہر روپ دھر۔ جگ لینھے اوتار
اور بجے دسمی دیوس۔ آیو شبھ تیوہار
کاتک آئی دیوالی۔ اور گوبردھن اوچھاہ
چتر گپت کی دوج ہین۔ بارس تلسی کو بیاہ
اگہن رام بندھائے ہین۔ جنک ستا سنگ گانٹھ
کیشو کرپر ہوت ہے۔ رتھ آروہن ٹھاٹھ
پوس ماس سب ہت ہی۔ دھنر ماس کو جوگ
پرات سمے نت ہوت ہے۔ ماکھن کھچڑی بھوگ
ماگھ بسنت کی پنچمی۔ کیسر رنگ بہار
پیت بسن پر ہوت ہے۔ پربھو جو کو سنگار
پھاگن مین شورات۔ شو پوجا پر سنگ
اور ہوری کو رنگ ہے۔ باجت تال مردنگ
جھولیے

چیت ماس شری رام جیو۔ بپ دھارے کرتار
ہے ہنومان کی جے نت۔ اور مچھ اوتار
اور بیساکھ کے ماس مین۔ پرسرام بن آئے
کھنب پھاڑ نرسنگھ ہوئے۔ رنج پرہلاد بچائے
جیشٹھ کچھ اوتار ہے۔ سب بر پوجن جائے
گردھاری پرشاد کی۔ بارہ ماسی گائے

جھولے

جو یہہ بارہ ماسی کو۔ من نشچے دھر گائے
کیشو پربھو کے نام تے۔ سکھ سنپت پھل پائے

جھولے

پدکیشو کی جاترا

کیشو پربھو کی جاترا آئی	سب بھگتن کے ات من بھائی
ماگھ سر کی شبھ چھٹھ سوہنت	مرکا پوجن چلیے بھائی
انگر رو پن کاج گرہی سو	چکر پر مان کی سیوا دھائی
سپتم دھجا اب رو ہن سندر	گرپر سوہت ات پھوہرائی

ہوت دیو آوا ہن دانس	بھیری پوجا گھو رمچائی
اشٹم کے نس دھوم دھام سون	چڑھے برات شری کیشورائی
نومی پرات لگن جب لاگی	سو بھلت منگل چار بڑھائی
دسمی او روہن دن آیو	رتھ کی شو بھا برن نجائی
بھاگ نگر کی سگری جاترا	درشن لین ٹر بھاگ کہائی
ایکا دشی اور شر تھ اشنانا	بھاگن کو آنند دکھائی
وا ہی نس کو دھوپ ہوت ہے	نرکھو چورن کی چتر ائی
دوا دسی ہوت پاؤ کا پوجن	سبھن مل سری پھل پھل پائی
گر پر کرپا کر گر دھاری	نر ہری کرپا سدا سکھدائی

پد انگر ارو پن

انگر ارو پن کو دن آیو

باجن گاجن شوآ چارج	دھرنی پوج مرتکا لایو
سپت دھان جب وا بین بوئے	دھرم بیج انگر درسایو
بھگت دھان کی انگر نکسے	نرکھن مین سبکے من بھایو
من مائی کینھو گردھاری	جب ایسو انگر درسایو

پد دھجا روہن

کیشو تیرو آج دھجا روہن ہے

گرہ پر گرڑ کھنب انراجت
واپر دھجا بسن ہے

جب پھہرا وت ہی آکاش
مانو چھٹا لپٹن ہے

دور دور کے بھاگت جنن کو
جھلکت گرڑ درشن ہے

اونچی دھجا نرکھت اونچے پر
نیچے سن پرسن ہے

یہ نسان پربھو کو گردھاری
سوبھاے دکھن ہے

پد چار سیوا کے

کیشو توری آج شنکھ سیوا ہے

کیشو توری آج گرڑ سیوا ہے

کیشو توری آج اشو سیوا ہے

کیشو توری آج ہنس سیوا ہے

کیا ہی انوپ بنی ہی جھانکی
کیا سندر شوبھا ہے

آگے آگے دھجا سہاوت
پاچھے چھتر چڑھا ہے

بھانت بھانت باجن سو چہوند س
نادبرہمہ بھرا ہے

ات اُت چھوڑ دولاون کارَن	گِردھرداس کھڑا ہے

پد گج واہن

گج پر لسی سیوا پیاری	جھلکت گج پر جا عماری
رتن مہال دنت اُنر اجے	جھول سَرَس جرتاری
دائین بائین چھوڑ دولت ہے	پھوہرت دُھجا نیاری
ات سُندر گجوان بنو ہے	سَندر کو آچاری
کیا جھانکی ہرکیا درسن ہے	اشوبھا کی بلہاری
واگج کی چرنن رج دیوت	نینن موگردھاری

پد لگن کو

دُولھن شری پونچھ دیوی	دُولھا ہے شری کیشورایا
تین لوک کے یہہ مہراجا	وہ رانی تربھون کی مایا
آدشکت بنری بھی سُندر	آدبشن بنرا کہلایا
نرگن سگن جگل ھیہ سگن ہوئے	سکل سرشٹ بین دُھوم مچایا
جنک ستا یہہ نام دھرائی	وہ جسرتھ کو سُت بن آیا
یہہ برکھبھان کی راج دلاری	نندبابا کو وہ سُکھ دایا

اوسکی لگن لگت ہی جگ مین ۔ جا سو سب جگ لگن لگایا
پرمانند بھیو گردھاری ۔ منگل چار سپھل جن گایا

پد لگن

کیشو تیری آئی لگن کی رات ۔ شوبھا برنی نہ جات
نیکی سری کیشو پربھو برکی ۔ ات اچھاہ برات
شبھ منگل ات لگن لگی ہے ۔ شری دیوی کے سات
سندر کنیان دان دیت ہے ۔ تات مات ہری ہات
پیت بسن سب ان سوہاوت ۔ کنگن کنک سوہات
ہوی آنند بھگت کری ہے ۔ اچھپت کی برسات
سکھ سمپت چھاد رہا نگت ۔ گردھاری ہلسات

پد نامے کے

شری کیشو ما دھو نارا ین ۔ رتھ پر بیٹھے آج بہاری
چندر کلش جار تھ کو سوہے ۔ بھان بھیو جا کو رتھ دھاری
بید دھنی دیون کی جانو ۔ سہس گھنٹ کھن کھن جھنکاری
چھوٹی چھوٹی دھجا سہانی ۔ چھوہرت چھوندہں نیاری نیاری

دائیں بائیں چوَر ڈُولت ہے — سُندر سوبھا کی بَلہاری
پُشپن بَرکھا کرت اپسَرا — پُھول ہار اُت جیہ بھاری
بھانت بھانت باجن گھنگوری — اور جے کیشو کی دھنکاری
رتھ جب بڑھیو سکل جاتِرن نے — سبہ آنند بجائی تاری
بھاگ نگر سب دیکھن آیو — دھن دھن بھاگ تیرو گردھاری

پد جاترا کو

ایسی کوٹ جاترا آوین

بَرکھ بَرکھ آرنبھ ہوی شوبھا — کُشل سماپت پاوین
دِن دِن تیج بڑھے پربھو جُو کو — جاسُون بھان لجاوین
کیشو گر کیشو اچھا سون — پرمانند لکھاوین
سب جاترن کو کیشو سوامی — دُکھ دارِدر دُراوین
پوجا رچن کتھا کیرتن — سنتن کے من بھاوین
اپنو کاج لاج پربھو راکھے — کارج سب بن آوین
راجا پرجا بھاگ نگر کے — نرکھین اور ہُلساوین
نرہر نارائن کرپا سون — گردھاری پھل پاوین

پد

گر پر لچھمی کو دھر دھیان

شری دیوی بھو دیوی ایک ہے - ان ہی کو لچھمی مان
بام بھاگ مندر مین نرکھو - دیوی کو استھان
اِت لچھمی اُترا جت نیکی - اُت کیشو بھگوان
گردھاری شری لچھمی نج لی جب لو ن گھٹ مین پران

پد

آپہو کیشو نام دھرایو
راجا دھن پال سا ہوا ک
راج راج ایشر کو مندر
کیشو گر کی سوبھا بارھی
دھن دھن بھاگ جانیے واکے
شو کیشو کے درشن کرلے
بیکنٹھ اور کیلاش یہی ہے

اُدپر گر کیشو جب دھایو
جو جگ مین دھن ان کمایو
گر پر بہت نیکو بنوایو
دو نو تیج پرکاش لکھایو
اس پن سون مکتی پھل پایو
ایک ٹھور مندر درسایو
گردھاری پھر کیون نا آیو

پد ملتا

کیشو گرپا بین دس بہائی
ملنا کی جہانکی سوہائی
گرہی گپھا مانہین مندر ہے
واہی سلا پر چنھہ لکھائی
یہہ مندر پر گھٹو ہی جب سون
گرکی شوبھا بھی اُدہکائی
کاندا چھٹکو سنکلی ٹوٹی
بھیو آنند بہت سکھدائی
جگ بندہن کی سنکلی توڑو
مت سمجھو کچھ کھیل ہنسائی
پھندے مین پر پنچ کی سکو
مایا نے ہے لا پھنسائی
گردھاری کھنڈو با جُن نے
یہہ جانو تبلا یو اُپائی

پد مہابیر کو

بیر تمھارا پہرا لاگا
کیشو گرکا استھل جاگا
جاگے بھاگ ہمارے سندر
جاگرت بھئی تمھاری جاگا
بھاگ نگر کو تم کرپا سون
بھو بادہا کا سنشے بھاگا
تم چرنن سون نہوہ لگایا
کام کرودہ مد مچھر تیاگا
گردھاری کی ارج یہی ہے
ہوئے نہ تمھری پوجا ناگا

پد جگناتھ کے

جگناتھ کرپا گردھائے
کیشو پر بھو کو تیج بڑھائے

پُشپا چاری جاترا سون جب	پر بھو کی سندر پرتما لائے
بُر بھاگی سب بھاگ نگر کو	درسن کر من موہ کھائے
ایک سہس نوشت چالیس اور	چار سال سمبت کے آئے
شبھ بسنت پنچمی شن بارا	پرتھم تھاپنا کر ہلسائے
تیرہ سو پر ادھک چار سن	ہجری کے لکھے من بھائے
پہلی جمادی کی تھی چوتھی	وا دن یہہ آنند لکھائے
کلجگ کے تپتن تارن کو	کیشو پربھو جگدیش کہائے
گردھاری پربھو کو دھر دھیانا	جا سون سکھ سمپت پھل پائے

پدماتا کے

جے درگا جے درگا رانی

آدشکت تربھون کی ماتا۔ دکھ ہرنی سکھ دانی

سپت دیپ نو کھنڈ سمائی۔ چھپن دیس بکھانی

دھن بھاگ نگر کی باسی۔ کیشو گر استھانی

نرہر نارائن اچھا سون۔ سگن روپ درسانی

برہما بشن مہیش تھکت بھئے۔ جا کو مرم نجانی

واکو گُن کہہ سکھ سوُن بر نو گرِ دھاری آگیاّنی

پدِ دتاّتری

دھن دھن دتاتریے اوتار۔ اتر رکھی انسویا کے
گھر جنم لیے کرتار
برہما بشن مہیش جگت بھئے۔ نرگن سگن نہار
پرشا سندر اکھرگ کمنڈل۔ سیے آیدھ ہین چار
اور مالا دو ابھے جان ۔ دو کھشا کو سنگھار
پربھو کی چرن پادُکا دینے۔ مانک پربھو کر پیار
کیشو گرچودس کو تھاپے۔ شدھ اگن شبھہ بار
تیج پرکاش بندھیو استھل کو۔ بھگتن کے اوپکار
گرِدھاری پاپی کو کینے۔ کرپاکر اُدھار

پدِ ناتھ کے

آدناتھ کی چرن پادُکا۔ کیشو گر پر لائے ہین
ملیا گرِ راج ہمارے۔ کرپاکر بھجوائے ہین
آورے بھگتو رتن لگاؤ۔ جھل جھل گاؤ تال مرِدنگ

کرتال بجاؤ۔ گر میہ نتپھہ تبائے ہین۔

تھا انبا پرشاد ہمارا۔ کر سنکلپ یہ جان بچارا۔ جب وہ

بشن لوک سدھارا۔ تب یہ گاد بنائے ہین

کبھون توگرہیان آوینگے۔ روپا نوپ کھا جاوینگے۔ پاپی

جن درسن پاوینگے۔ سب آس لگائے ہین

وہ مندر بین جو نر آئے۔ بھجن سنن کو چھند بنائے۔ سکھ سمپت

سنچت پھل پائے۔ گردھاری ہسائے ہین

پد گنگا جی

گر سون شیت گنگ پرگنائی

شیت اور نرمل سرس سُدھا سم اَتل جل ہے بھائی

سپن بھیو جب یہہ جل نکسیو۔ پربھو اچھا سکھدائی

جو نر یہہ تیرتھ مین نہایو۔ تاکے پاپ نسائی

سن چنگا توکٹھوتی مین گنگا۔ گنگا تل لکھائی

کیشو گر کی شوبھا باڑھی۔ مہما برن نجائی

گردھاری کی پربھو کرپا سون۔ دکھ دارد ردر ائی

ٹھمری

آچھی سیہ شیت گنگ کیشو گر نکسی

گر کی بہہ شو بھا کھی - بھگوت کی کرپا بھی - کیشو پربھو اچھا بھی

سپن دے پرگٹی

پاپس تے اجل ہے - درپن سے نرمل ہے - کیا جل ستھل اجل ہے -

دکھن کی کاشی

سادھو سکھ پاوت ہین - درشن کو آوت ہین - گنگا گن گاوت ہین

نس درن کھائی

گردھاری پوجا کر - بھاگیرتھی نشچے دھر - جانے سب بھاگ نگر -

توکو ٹر بھاگی

پد نرہری گرنتھ کے

نرہر پرکاش گرنتھ پڑھیو رے بھائی

جو پی شری رام چندر برہمہ گیان پرشن کیو تاکو تبار سار - پایہن درسائی

اور جو شری گرو بشسٹ کیہو اپدیش ہری - سوئی برج بھاکھاین سب کے من بھائی

نرہر پرشاد ہم پتا یہ کا یہ کینہ ہے - گیان برچھ جنکی ہی چھپایا سکھدائی

تدیا سا اگر ہر ا ین جو شو دھن کر ہی۔ تا کو پرتکش کہو جگ مین ا دھکائی
شری ہت بردھ وج راجن یا کو پران یو شرون ھین من ن سون ہلسائی
گردھاری پڑھے سنے جو ریا یت پاٹ کو۔ دھرم کام موکش تن کو ملجائی

منگلاچرن کیشو سوامی مہاراج
کے بھجن ستیر تھ
بھجن پرا یت پد آدوادش
جوت لنگ استوتر

دوادش جوت لنگ کو دھاون	اونکی پوجا کرہلساؤن
پرتھم سوم ناتھہ کو سمرون	ملکا ارجن دھیان لگاؤن
منکال اونکار ناتھہ جپ	بیجناتھہ پربھو کو چت لاؤن
اور بھیم شنکر دھر دھیا نا	رامیشر پربھو گن گاؤن
ناگیشر بشو یشر ما نو ن	ترنبکیشر دھک شرناؤن
اور کیدار ناتھہ گہر شینیشو ر	نن کرو نسدن ہر کھاؤن
گردھاری اشلوک پرمانا	سات جنم کی پاپ ڈراؤن

پد ملکا ارجن

شنبھو ہرِ دنید یال شنبھو

اِت مندر آکاش لکھاوت - اُت گنگا پاتال
تجھ کرپا بِن کہ بدھ چہو ن توہی ہر چھپال
گنجن کو مندرات سُندر - جھانکی سرس بشال
گر دھاری پربھو درشن دیجے کیجے سرس نہال

پد

عالم پور ماہ جو آیو
تنگ بھدر اتٹ کر اشنانا
جگدمبا مہارانی جیو کو
شری برہما جو کر ستھاپت
سُور دراشن بھیو پاکھانا
گر دھاری پربھو درسن لیے

سن اچھیا پورن پھل پایو
ہر ہمیشہ کو دھیان لگایو
پوجن ارچن کر ہلسایو
اگرے دراکش کو پنڈ بنایو
ہو نر کیسو اچرج سن آیو
بھاگی جنت کہلایو

پد کھانا پور ملاری

گھنڈو با ملار منا ؤن
لچھمی کنڈ اشنان واں کر

بار تنڈ کے بل بل جاؤن
سمپت سنچت پورن پاؤن

میں شو کو کیلاش ڈھونڈھون | کھانا پر مین ہر گٹ لکھاؤن
بھر بھر تھار ہرڈا چورن | مند ماہین سوبھ چلاؤن
اور الکوٹ الکوٹ پکارون | بھے بھی یو تو تلی اڈھاؤن
شری پھل پھوڑون سنکھ کلی توڑون | باندھی پوچھن آنگ نہراؤن
گردھاری سب کچھ سکھی رہے | سر سے گنبے دودپراؤن

پد تلجا بھوانی

تیرو گن کن گا یو ری تلجا

تج تکار سون تربھون اُپجو - پنچ تتّ ... پھوری
تر گن روپ دھر تر پُر سندری - تا تھا تھاہ نچا یو ری
اور لکار سے اوبھ لکھا یو - چھی مہ ست لکھا یو ری
للتا بن جسو ست للتا کو - لوک کرا ہیں لا یو ری
اور جکار سون جیو بھیو شو - جن جگ ما نہہ جنا یو ری
جن جگد سبے جگتی جانیو - جیون مکتی پا یو ری
تیرے شکتی کلجگ ماہین - سگن روپ درسا یو ری
گردھاری دادرسن کارن - تلجا پر مین آیو ری

پد پنڈھری ناتھ کے

جو نر پنڈھر پر مین آوین ۔ گوکل دھام بجاوین
کرا سنان چندر بھاگا کے ۔ جمنا تٹ بسراوین
بھل رکما بائی نرکھین ۔ کرشن ادھکا پاوین
جھنڈ جھنڈ جاترن جب دیکھین ۔ گوال بال من لاوین
اور مرلی دھن دھیان دھرے جب ۔ بٹھل بٹھل گاوین
بندرابن بھٹکے کیہہ کارن ۔ متھرا کیون بھرماوین
بھانت بھانت بھوجن رچ لیوین ۔ گورس کاہے چرا دین
نند للا پاڈورنگ جانے ۔ پرمانند لکھاوین
گردھاری پر بھوچرنن چت دے ۔ دکھ تیاگین سکھ پاوین

پد کسکندھا کے

دھن دھن تمنگ بھدرا کو تیر ۔ دھن
دھن دھن دھام چکر تیرتھ کو ۔ دھن دھن نرمل نیر
رکھ موکھ پربت سنمکھ سوہے ۔ جہان سنتن کی بھیر
دائین لچھمن بائین جانکی ۔ بیچ کھڑے رگھبیر

ایک شِلا پر تین پرِ تما - چوتھو ہنومت بیر
سپھٹک شِلا پر چنہہ لکھاوت - سیتا جی کو چیر
لچھمن رام بان جل لایو - پربھو کے دھنک کو تیر
پنپا پتی کی پوجن کرلے - دُرلبھ جان شریر
اس درسن کو پھل پاوے گو - گردھاری دُکھ ھیر

تھا

پھر کب رگھبر درشن پاؤن - پھر کب
پھر کب پنپا پور ملے گو - پھر کب پھٹک شِلا پر آؤن
پھر کب پوجا ارچن کرہون - پھر کب چاپنپاٹ رگن دھاؤن
پھر کب کرہون دیپ دان یون - پھر کب چھپن بھوگ لگاؤن
پھر کب کر جوروں سنت کو - پھر کب چرنن سیس نواؤن
پھر کب ایسے بھاگ ہوئینگے - پھر کب گردھاری سر ناؤن

پد دو بارا درشن

پھر موہے رگھبر درسن دکھائے	مجھ پاپی کے پاپ ڈرائے
پھٹک شِلا کو مندر ٹوٹو	تاکو نو تن کرن بلائے

جو جگ پاپ چھپے درسن دینے
پن کاج کو بدہ بڑھائے

بھاگ نگر کے سب بڑ بھاگی
ورب بشیکھ دیو مہر کھائے

جاکو جن پن وا اہی کو
گردھاری کو نمت بنائے

پد کارتک سوامی کے

سوامی کارتک درشن لیجیے
کہ ان کو دھیان دھر لیجیے

مہا دیو کو ارچن کرئے
پاربتی کی پوجا کیجیے

پتا پتر ماتا کو مندر
ایک ٹھور سندر رکھیئے

کر اگستھ کنڈ اشنانا
شکت پرمان دان کچھو دیجیے

دودھ پربت ہین نکٹ ہے دیکھو
پربت مہما سار سنیجے

پاربتی سوامی سون بولی
ایک نار سنگ بیاہ کریجے

سوامی کہے نار کس ہوئے
ماتا کہہ تم ستم سمجھیجے

کہے جب تم سمان ناری نہین
سب نارن کو مات سمجھیجے

ہم نہین بیاہ کرین گے ماتا
اس اپلے سون دور رہیجے

ماتا کوپ کری نہین مانے
دودھ چھاڑ بولے بکسیجے

گردھاری وہ دودھ پربت بھیو
ایسے درسن آس رکھیجے

تھا

سب جے بولو کمار سوامی کی
آسا پورن ہوگی جی کی

گر اگستہ کنڈ اشنانا
پرتما دیکھ اگستہ رکھی کی

پھر سوامی کو درشن لینو
شو بھا نرکھو بال جتی کی

وا ئین مہیش بدھ سوامی
بائین پرتما پار بتی کی

تینون مندر نیارے سندر
مہما کیا برنون جھانکی کی

دو دپربت پر چڑھ کر لینے
بہت بھبوت اوجلی نیکی

گردھاری یہ دھام جو پاتے
انا یاس ہے بات خوشی کی

پدشری ہنکٹیش

دھرمن ہنکٹ نام ادھار

نام پرتاپ تاپ سب رہے ہین سنکٹ ہوئے ہین پار
ایسو نام نہین کوئی دوجو۔ پتیتن تارن ہار
ست جگ دواپر تریتا مین بھیو۔ بہہ بدھ نام پکار
کلجگ مین چامت ہے سب جگ شری لچھمن اوتار
پاپ ناشنی مین ہووت ہے۔ پاپن کو اودھار
مل بکار سب دور دراوت۔ یا کو نیر نہار

ہے من سے ددہ بھوگ پرشاد بِت کرِ برن بچار
دو جے سندر ین نہین درسن ۔ پھر ایسو ادھکار
شیکھا چل پر آپ براجے ۔ گوکل گرِ ورد ھار
گرد ھاری پربھو نام بھجن کر ۔ چھن چھن بارم بار

تتھا

جے بنکٹ جے بنکٹ بالا

روپ اوپ لکھت سب سندر ۔ پر درست نہین نین سالا
سیس بنکٹ انڑاجت نیکو ۔ گلے سوہت بجنتی مالا
سرس سہاوت ات من بھاوت ۔ ہردے ماہ لچھمی بالا
سنکن روپ دھریو جگ تارے ۔ سنکٹ ہر بھگتن رچھپالا
اور پاتال لوک تارن کو ۔ ادبھت چرن رہی پاتالا
بالا صاحب نج گردھاری ۔ تیروبول ہوسے گوبالا

پدکنیجی کے

کرے کنچن پر کو باس
بشن کنج ات اُت شو کنجی ۔ بیکنٹھ اور کیلاس

ایسو دھام چھانڑکر موکھ ست رکھ دوجی آس
کا ناہی کو مندر سندر۔ شوا ستھل کے پاس
جا کے ارچن ہوہووت ہے۔ پرمانند ہلاس
شرو بھی درلبھ ہے درلبھ۔ پھر کہان ہیواو کا س
ہے جڑ ہے اگیانی مت کر۔ کاتا سوت کپاس
کیا جانے آوے نہین آوے۔ نکست ہی جو سانس
کون بھروسو اس جیون کو۔ بھیا گردھرداس

پد شری رنگ

جے جے بیرے شری رنگ راج
تج بیکنٹھ دھام جگ دھائے۔ بھگتن تارن کاج
شری برہما جاکی پوجا کر۔ پایو سب سکھ ساج
سکھ سجیا پر شین کرت ہین۔ دیون کے سرتاج
کاویری کے مدھ راجت سنتن کی رکھ لاج
گردھاری بڑبھاگی پایو۔ تیرے درشن آج

پد ایلیرا کے

دوہرے گھر پیشیشو کو دھیان

جو پلنگ مین سرشت بکھانت - جا کو سکل جہان
تیج دان جگ مین نہین درست - ایسو دو جو بان
شو کی مہما دیکھ سو ہے - کاشی کھنڈ پران
شو کی پوجا آپ کیے ہین - شری بشن بھگوان
شو شو سر ہر جج گردھاری جب لگن گھٹ مین پران

پد تریتیلیشو رکے

جے تربنک جے ترشنا جے تربنک راجا
گر پر شری گوداوری گنگا پرکٹائی
نیچے پھر کشابرت تیرتھ مین آئی
سندر کی سندر ات شو بہا من بھاوے
چھونے سے تین بندا دکھل انراجے
وچ بن کوئی پوجن کی اگیا نہین پاوے
کرپا کر گردھاری پربھو درشن دیجیے

تمہین ہو دیون کے دیو اسرتا جا
اتپت ہوئے بند بند نرمل درسائی
بارھی ور کپت ہو ناشک لہرائی
سر نر من ور سن کو جاکے ہلساوے
برہما اور بشنو شو ایک ڈھنگ سکھ ساجے
چھتری ور بشن شودر مند نہین ہھاوے
ایسے مہا پاپی کو اپنے کر لینے

پد گوداوری

شری گنگا گوداوری مائی

شو کی جٹا ماد اتپت ہوئے - پاربتی کو درس دکھائی
جب دیوی ہر جو سے پوچھی - جل سروپ دین جھب پائی
ماتا کو دکھ جان گجانن - بدہی سون کینی چترائی
وج سروپ دھر ایک گئو کے سنگت مرلوک آئے سکھدائی
گوتم رکھ جہان جگ کرتے - رکھین کے پالن ادھکائی
ہوان دو گئو جب دھان چری سب تب گوتم نے دور درائی
وہ ایسی تربیو چھین گیو - پران تجے اور دوکھ انکائی
تب گوتم بہہ کین تپسیا - شو پرسن بھیے سرسائی
گوتم رکھ کے پاپ ہرن کو - شو اگیا سو بھی پرگٹائی
چھا تھین رشی تب برمہ گری پہ - آپ جٹا ہر نے جھٹکائی
بند بند نرمل اور اوجل - انپور وپا نوپ دکھائی
کشاورت تیرتھ مین پرگٹی - گوتم رکھ کے پاپ نسائی
ہو دکھار ہوان پھر سی باڑھی - ناشک دھام دھاکے لرائی
جگ کے پاپ ہرن کے کارن - مہادیو سیہ کین او پائی

ست جگ کچھ اوتار بھیو جب تب ہی جن کے پاپ ہرائی
گردھاری کے پاپ ڈراوے ست جانو جب ساری برائی

پد سنگھ رُت کا

سرس سنگھ کو پرب سہایو
سنگھ کے سورج بار برہسپت
راجت ہیم کے سنگھ برہسپت
ترنبک جو تلنگ درشن لے
گنگا دوار برہمہ گر نرکھیو
گردھاری پربھو گنت سہت سب

دواد دش برس ماہ پھرایو
اور پرب کو پُن برتایو
پرتما کر پوجا لکسایو
پاپ نسایو پُن پھل پایو
گوتم گوداوری گن گایو
پرب پایے بڑ بھاگی کہایو

پد پریاگ راج

دھن دھن تیرتھ راج کو دھام
گنگا جمنا اور سرستی تربینی دھر نام
نیاری نیاری درس دیت ہین شویت لال و شیام
دو دوتت تر دن کی جھومر جہان نہین آوت گھام
تا کی چھیان دیس دیس کے سنت کرین بسرام

شری مادھو درشن جن کینو - پایو کرشن اور رام
گردھاری یہہ تیرتھ نہایو - سنتن کو پرنام

کتھا

جونر پاگ راج تٹ آیو - پن ہکنٹھ پاپو
راجہ جدھشٹر جب پر تاتی - کوروں بنس مٹایو
تا کے پاپ ہرن کے کارن - یاہی ماہ دھایو
منڈن کو پھل مین گیا ارنون - مار کنڈ رکھہ گایو
ناری پتی جنبدیا بنی وسے - سوماہا گی کہلایو
پنڈ دان جو نریان کینو - پترن پاپ ڈرایو
اور کنشا بند دان جن دینیو - اپنو بنس بڑھایو
اچھیبٹ اور مادھو درشن - جن پایو ہرکھایو
گردھاری جو پران سنیو ہیان - تاکو سار سنایو

پدا شٹ مادھو کے

پرتھم مادھو کو دھر دھیان - دتیا جے بادھو پہچان
ترتیا مادھو ییتا کو بھیج لے - سے ہے مورکھ اگیان

پھر بھوسول ہا دھوسمرن کر - منوہر مادھو مان
بندو مادھو اور بٹ مادھو - اگنی مادھو جان
گردھاری یہہ اشٹ نام بھج - پھل دیکھو بھگوان

پد کاشی کے

کرلو شری کاشی کو باس - جب پاؤ کاس
سن کرن کا گھاٹ پنرکھو - بھاگیر تھہ پرکاس
بسیشر پربھو کو جہان مندر - ہے دوجو کیلاس
شدھ گنیش اور دھنڈ نایک - سب دکھ کرہین ناس
ان پورنا کے درشن کرون - پورن ہوئے آس
گیان باپ درشن سو ہوہین - گیان گیان ہلاس
جاتیر تھہ سون دور ہوت ہے - اگیانن کی پیاس
بینی مادھو بھیرو نرکھو - پنچ گنگا کے پاس
ایسو دھام نہین ہے دوجو - بھیا گردھر داس

تھا

شیو کاشی شیو کاشی - کہو پردیس کے باسی

کھوئن گنگا سیون کا۔ نہ رکھو لوبھ کچھہ دھن کا
ہٹاؤ بھرم سب من کا۔ چھوڑاؤ پاپ کی پھانسی
یہی نس دن من کریئے۔ یہی چھن چھن بھجن کریئے
سدا یہ لکش من دھریئے۔ یہی ہے منتر سکھہ راسی
ارے مت مند گردھاری۔ تیرے ہر پاپ اتہاری
نرک بھے تارنے ہاری۔ تیری کاشی ہر ابناسی

پد گنگا کا

ہے ماتا جگ تارنی گنگا
بڑبھاگن درسن دیوے کو۔ پر گھٹ بھئی بھگیرتھہ کے سنگا
پاپ بیادھہ سب دور دراوے۔ ہوں وگی کر دی سوہ چنگا
پریم لہر میرے من باڑھی۔ نرکھہ نرکھہ یہہ تیج ترنگا
من کر لکا گھاٹ پر ہووے گردھاری من دھرم امنگا

پد نو درگا کو

جے جے درگا جے درگا مائی
پرتھم شیل پتری جگ پرگٹی۔ برہمہ چارنی وجی کہائی

اور چندر گھنٹ کا تیجی - کشمانڈ یت چوتھی کہلائی
اور رنکد مانتر ہے پنچم - کاتیانی چھٹی ور سائی
سپتم کالراتری جانو - مہاگوری اشٹم سکھدائی
نومی سدھ داپردتکا مانو - نو درگا کے نام سہائی
گردھاری اشلوک پرمانا - بھجن کیو بھاکھا سمجھائی

پد مہابندھیا کے

مہابندھیا کے نام سنو رے
پرتھم کالی دوجی نیلا - تیجی چھن مستھا سمر ورے
چوتھی جان سندری بالا - بھونیشری پنچم سمجھو رے
کھششم بھیرو سپتم شری ہین - اشٹم مارتگی بھج لورے
نوم جنیشا کہے گردھاری - بگلا مکھی سوین جانو رے

پد بھیم چنڈی کے

بھیم چنڈی دیوی سکھدائی
گردیشر اور رامیشر کے - مدھ ماہ استھان سہائی
کاشی باشن پاپ وِدارن - پنچ کردش منڈل پرگٹائی

بھیما سر جنپڑی کو ماری - اپنو پرا کرم دکھرائی
ساتھے جگ کی تارن ہاری - گردھاری کے پاپ نسائی

پد بندھ باسنی

میری بندھ باسنی ماتا

تیرو نام رٹن کے کارن - جہبیا دین بدھاتا
روم روم رسنا جو ہوتی - تیہ وہی گن گاتا
میری اچھا پورن کردے - مین بھچھک تو داتا
پوجا پاٹ نیم اور کریا - موکو کچھو نہین آتا
گردھاری بس دھیان دھرت ہے - تیرو ہی دن راتا

پد کالی کا

ہے کالی کلکتہ والی

منڈمال سندر گل دھاری - کھڑگ ہست لیے جیبھ نکالی
دشٹ دلن کری کشٹ ہرن کری - دکھ بھنجن بھگتن چھپالی
آدمہا کالی جگدمبا - سب پرتھوی کو بھار سنبھالی
نت ادھک بلدان ہوت ہے - پشو بھچھن کر منوکمن پالی

گِردھاری کو دُوجو ناہین۔ تیرے بِن جَگ مین کوئی والی

پد جوالا کا

میری آدبھوانی جوالا

جوالامُکھی پَر شِدھ لکھائی۔ اُوتّر دیس ہمالا

سَپت دیپ نَوکھنڈ بھر وسے۔ تیرو جوت اُجالا

مین ہون دِین دُکھی اَت پاپی تو ہی دِینِدیالا

میرے پاپ چھِما کر سارے۔ بھگتن کی چھِپالا

تیرو نام رٹت ہون نِس دِن۔ پھیرت ہون تیَ مالا

تُجھ ہی کو جانت ہون مَن سون۔ کالی دُرگا بالا

تیرو جوت کرپا سون ہی سب۔ میرو بنس اُجالا

گِردھاری کے اُنچ کو دے۔ سُندر پُتر بِشالا

تھا

ہے جوالا ہی جوالا مائی

جوت سُروپ آدِ شکت کو۔ تیج پَرکاش لکھائی

جوالامُکھی گِر پراَتپت ہوئے۔ ست جُگ مین گُسائی

پرتھم جوت جوالا کی دوجی - ہنگلاج درسائی
تیجی جوت کنڈ مین اوبھت - مہما برنی نجائی
عالمگیر پرچھیا کارن - کینی سبے چڑھائی
بھنگ کیو سب جگ کے مندر - کرپڑا ادھکائی
تیرو مندر مین جب آیو - کینی کہا برائی
متھیا کھیو کھان گندک کی - پلٹو ہٹے لجائی
دکھ نوارنی سنتن تارنی - بھگتن کی سکھدائی
گردھاری کے پاپ چھما کر تیرو داس کہائی

پد نگر کوٹ کا

نگر کوٹ کی آد بھوانی - جے درگا مہرانی
پنڈ سروپ پراتن دیوی - جالندھر استھانی
تین لوک کی پالن ہاری - اُتر دیس بکھانی
سنکٹ ہرنی کشٹ نوارنی - دکھ بھنجنی سکھدانی
میری اچھیا پورن کردے - جگدمبے ٹھکرانی
برھما بشن مہیش تھکت رہے - تیرو مرم نجانی

تیری مہما کیسی برسنے - گردھاری اگیانی

پتر گیا کے پد

جو نر گیا دھام مین آیو - جگ مین کل دیپک کہلایو
سب پترن کو کرا اوڈھارا - چوراسی سے بند چھوڑایو
سکل کریا کر بشن پاد پر - آپہ جیون مکتی پایو
چالیس ادر پانچ ویدی پر - ایک ایک دن پنڈ چڑھایو
پھلگو تٹ اشنان دان کر - پھل پایو آنند لکھایو
نر دیہی کو دھرم یہی ہے - جنم سپھل کر دھرم بڑھایو
پتا سنگ آیو گردھاری - منگل پوجا کر ہلسایو

پن گیا پد پر آرنبھ

بشن پاد جن پنڈ چڑھایو - پترن کو بیکنٹھ پٹھایو
دھن دھن بھاگ گیا سو تیرو - تج کپا ریہ جنم سہایو
ساٹھ ہجار برس تپ کینو - سب دیون کو جیت ہرایو
جا پرتاپ بشنو اچھا سون - سکل جگت ادھار کرایو
ایسو پن دھام کے ماہین - پتا گیا کارن مین دھایو

چھوٹے لال باپ ادھکاری ـ سپھل دیو جب سپھل کہایو
گردھاری پربھو کی کرپا سوں ـ پترن کاج کیو ہلسایو

پدویدی کا

پھلگو اور پریت شلا برہمہ کنڈ پریت پرب ـ رام گری
رام کنڈ کاگ بلی جانو

جبھیہ لول پنچ تیرتھ اُتر مانس ادیچ ـ کھنکل اور دچھن
مانس تم پہچانو

دھرما نیہ جاترا ہے اور من تنگ باپ کوپ ـ بودھ گیا برہمہ
سرو کاگ بلی سانو

اشٹا دش پدی اور بشن پدی برہمہ پدی رُدر پدی کارتک پد
سبھیا گن ٹھانو

اور ستیا گن پد گیہ آگن اور دچھنا گن ـ آدنبی
ویدی من آنو

چندر پد گنیش پد سورج پد پھر اندر پد ددھیچ پد اور کیشو پد
تنگ پد سہانو

کرونچ پدَ اگستھہ پدَ اور کشّیپ پدَ ستیا سرورام گیا مدھوسرو
گیا سُرنکھا نو

گیا کوپ مُنڈ پرستھہ آنند گیا دُھوت پدی - بھیم گیا گوپر چار
رُکمنی مَن بھانو

گدا لول وَیتر نی اچھیبٹ گا تِیتر ی اِن وید پنڈ پاے
نرہری ٔتلسا نو

پد بیجناتھ کے

جے جے شری جھار کھنڈ بیجناتھ دیوا

راون کو چھاڑ دیو - چھاڑی مین باس کیو

بھگتن سو سرس لیو - کرپا کر سیوا

جاتیے اوتار بھئے - تجھی کو جیت رہے

سُر نر مُن ہار گئے - جانے نہین بھیوا

مُکتی کو پاوت ہین - سُرگ ہی کو جاوت ہین

نرکھن ٔتلساوت ہین - تیرو در سیو ا

گردھر پربھو درس دیو - پاتک سب ہت کیو

واکو پھل پراپت بھیو۔ سکھ سمپت میوا

پد

ہے گھٹ گھٹ مین شیام ہمارا

نگر استھول اجودھیا ماہین۔ کیل کرت ہے رام ہمارا

چیتن کرشن روپ ہے اپنو۔ تن ہر گوکل دھام ہمارا

انہد بنسی سنبے دھن نت۔ ست گر دینھو کام ہمارا

گردھاری کی رٹن لگی ہے۔ ہم جپتے ہین نام ہمارا

پد اجودھیا کے

بڑبھاگی سرجو تٹ آدین

کارے گورے رام درس لے۔ نس دن پرمانند لکھادین

سیتاجی کی دیکھ رسوئی۔ بھوک پیاس تج ترپت کہادین

لچھمن گڈھا اور ہنمت گڈھ کی۔ سوبھا نرکھ سرس ہلسادین

دیس دیس مہا بیر کھڑے ہین۔ یہ مندر مین بیٹھے پادین

چہوندس جہان سادھو بیراگی۔ رام رام کی رٹن لگادین

دسرتھ ست ہی کے گن برنے۔ بھجن کرین اماین گادین

جو نر رہین اجودھیا ماہین۔ وے بیکنٹھ دھام بسراوین
گردھاری پربھو رام بھجن کر۔ روم روم مین رام رماوین

پد متھرا کے

اس جمناتٹ کے بلہاری

متھرا نگری جنم بھوم کا۔ جنم لیے جہان کرشن مراری
گوکل کی گلین مین ڈولے۔ نندلال برکھبھان دلاری
بندرابن کی سیتل چھیان۔ ترون کی شوبھا اَت پیاری
سیوا کنج ماہ جہون نس۔ نرت کرت ہین کنجبہاری
سانجھکال سدا ہووت ہے۔ جمنا آرت کی تیاری
جھنڈ جھنڈ جُڑے جہان کنبہ۔ بھانت بھانت باجن دُھن کاری
شری برج راج جہان لوٹے ہین۔ وا برج کی رج پر مین واری
تن من دھن سب نچھاور کیجے۔ گوبردھن گر پر گردھاری

تھا

دھن دھن شری متھرا کو دھام
جمناتٹ بسرام گھاٹ جہان۔ کرشن کیے بسرام

اِت بَنسی بٹ اور بندرابن۔ اُت گوکل کو گرام
دھن دھن شوبیت مہین نیکا۔ لوٹے جہان گھنشیام
دھن دھن گردھاری جن لنیھو۔ گوبردھن کو نام

بَنسی

شیام بنسی بجایو کالی دہ کے تیر
پشُ پنچھی دُھن سُنت چکت بھئے۔ ٹھاڑیو جمنا کو نیر
گوال بال گھر گھر سون دوڑے۔ گینے سرس ہی بھیر
کوئی سکھی تن کی سُدھ بھولی۔ کوئی بسر گئی چیر
گردھاری بنسی دُھن سُن لے۔ دھرلے مَن مین دھیر

تتھا

بنسی بجاجاؤ بنسی والے۔ او بنسی والے او بنسی والے
بنسی کی دُھن بن بیاکُل ہمُون مین تان سناجا او بنسی والے
رُوپ بتا جا درس دکھا جا۔ سپنے مین آجا او بنسی والے
گردھاری پر بھوبہت رجھایو۔ سوہے رجھاجا او بنسی والے

مُرلی

باںکو موُر لیا وار ڈے ہے

کاری کمریا کاندے ہے راکھے۔ اے سکھی یا آبہہ کارو ہے ہے

رانی جسو دھا کو ہے دولارو۔ نند با کو پیارو ہے ہے

رادھا جی کو پران سانورو۔ گوپن راج دُولار ڈے ہے

گردھاری ہی واسُمرن کارن۔ منکھ دنیہ جگ دُھار ڈے ہے

پد پُشکر راج

جو نر پشکر تیرتھ آیو۔ سکل تیرتھن کو پھل پایو

یا سم دھام نہین ہے دُوجو۔ جب برہما سر شٹ پر گٹایو

یا کے تٹ جگ کینو جگ مین۔ سپت پتال بھوُر جل لایو

گردھاری یہہ بات چلیو جب۔ اُنگھن ہے من لا یو

کیا سما کیا کرپا سمجھون۔ ریل جُڑ اے کے آپ بُلایو

پد اونکار ناتھ کے

اونکار کے ارتھ بتاوُن۔ شمبھو بھولا ناتھ مناوُن

پرتھما کار انند بھجن کر۔ اپنے ایشر کے گُن گاوُن

سندھ سمان جان بند کو۔ اردہ ماتر کا بندھ لگاوُن

اور سکار سون کیشو جانون کرشن کرشن سرون ملساؤن

پھر رکار سون رام رٹن کر۔ روم روم مین رام رماؤن

ترہد اکے تت جوت لنگ کی۔ پوجن آرجن کر ہرکھاؤن

بشن پوری اور شو پوری نرکھون ہکینٹھ اور کیلاس ...

شو کیشو مین بھید نہ راکھون۔ وامین یہ پاین ...

ہر ہر سمرن کر گردھاری۔ دو بیت بتاؤن ...

پد رام چھیتر کے

الیسو رام چھیتر مین پایو

بالو لنگ پرتشٹا دو جو۔ رامیشر درسایو

رش بھانڈ کو درشن کارن۔ رام چند جہان ہایو

برمھ کنڈ اور ردر کنڈ اور۔ امرت کنڈ لکھایو

بھوناشی اور انتر کاشی۔ پانچون تیرتھ نہایو

کھٹ رس تروتر وما اپٹپر کا سیتیل سندر چھایو

امرت پان سرگ مین کینو جن یہ تیرن کھایو

بھیر دو تیرتھ راکن موچر لا پن ستھان سہایو

جہان مُچکُند رشی بُر بھاگی۔ مُچکُند اپرگٹ یو
اِت اننت گرات ہی سُندر بھگتن مَن ہُلسایو
جہان رشی ملِر کُنڈ گِردھاری۔ پربھو کو دھیان لگایو

پد

بھجن بنا نر پشوہن سُنے ہین
پشو اگیانی گیان نجانے۔ ان جانے کہہ کین
پشو نر باکیہ کہن نہیں جانے۔ ان سو گاری دین
اک چھن دھیان اشنان کیو نر نس دِن بکلا مین
لیے نر اہن بھاؤ نت رالکہت۔ پشو پربس آدھین
جن ہر بھجن کیو گِردھاری۔ جنم سُپھل کرلین

تتھا

نِروہی کا دھرم بچارے۔ دیہہ دھرم کے گیان بچار
نینن دیو درس نہیں لینے۔ پر استرن کے روپ نہارے
شروَن کتھا پران سُنے نہیں۔ پرنند اسنو کے چِت دھارے
رسنا سے پربھو نام نہ لینے۔ نس دن کڑوے بول اُچکارے

مَن سون مَن نہ کینو ہر کو۔ کوٹ کپٹ کے بھید سہارے
کرسون دان پُن نہین کینو۔ شاستر باندھ در بل جن مارے
پگ سُون تیرتھ دھام گئے نہین۔ نس دن اُن پوڑھے بگین پسارے
بیس نواے نہین سَنتن ڈھگ۔ تکٹ ڈھر اور پاگ سنوارے
مُنکھ دیہہ کھوئی گردھاری۔ ایسے کھوٹے کرم ہمارے

پد

آیر دا اِستھیا بیت گئی

کلجگ مین شست برس پرمانا۔ جاکی آس رہی
تا سون نِس نِدرا ماہین۔ آدھی کھوے دئی
بالک پنا ور ترن وستھا۔ ان ہون نے تیس لئی
بیس رہے سو بردھ گوائے۔ لیکھا لیکھ سہی
چیت چیت مورکھ گردھاری۔ باکی کچھو نہ رہی

پد ریل گاڑی

آیر دا دھوم کی گاڑی جان

کال نگر کو پہونچا دت ہے۔ چھن مین پون سمان

سوا سوسواس لکھت کل پربل - دو ورت شکت پر مان
بالک پن اور ترن اوستھا - دو نین درمیان
چیت او کاش بہت ہے تھورو - دھریے پربھو کو دھیان
رام نام کو نکت جتن کر - سکھ پاوین سگے پران
گردھاری ہے انجن والا - نرانجن بھگوان

مانس جاترا

جگناتھ جگدیش ہمارے - کلجگ کے پتن کو تارے
سندر روپ کاٹھ کو سندر - دو کر سر میں لکھت ہین انیارے
جب چھتیس برس بیتے تب - پربھو نے تن کلیور دھارے
راجا پنڈا اور بڑھائی - کلیور کو سب ساج سنوارے
سون بٹھیے پھر کچھ نہین بولے - سو کچھ پاہے سکنٹھ سدھارے
جا کو مرم بتاوے کوئی - نرکھے اور اچرج کر ہارے
بلبھدر اور سبھدرا جی کو - سندر روپ انوپ نہارے
لاکھن اکٹھے بھوگ چڑھائے - جاتری پوجن کر کر ہارے
بھیر دی چکر پر ساد لیے سب - برن بھید کچھ نا ہین بچارے

ایسو پُن دھام نہین ھایو من درسن کی ہو اَبھیارے
گردھاری کب پرا پت ہو گو- کب جاگینگے بھاگ تہارے

پد کیدارناتھ کے

بھج کیدارناتھ رچھپالا

کرلے گوری کنڈ اشنانا- مندا کنی تٹ جپ لے مالا
بھسما سر کارن ہیان اتیشر- بھیسا بن بھجو گپت پتالا
پوچھ اِدَر چھاڑے پوجن کو- پرگٹا ایک پال نیپالا
پشوپت ناتھ نام گردھاری- جہان پالے پربھو دینددیالا

پد بدری ناتھ

بدری ناتھ چلیے رے بھائی

نرناراین اور کو بیرا- نارد من- چار و سکھ دائی
اسکے مندر مین انراجے- تیج کلا ورست سرسائی
گھنٹا کرن رہت پر دچھن- بام دسا لچھمی پرگٹائی
نارد اگن کنڈ یہ دو ہین- تپت کنڈ مہما ادھکائی
تین کوس پہ بسو دھارا- مدھ بیاس ستھل من بھائی

آگے جان ہمالا پربت۔ تین لوک مارگ درسائی

شتاب رائے پرکھا تھے۔ وہ ہی ہمالا سیچے جائی

گردھاری ہین درسن پایو۔ دھیان دھر وبس ہما گائی

پد رامیشر کے

کب رامیشر درشن پاؤن۔ کب سیتو بادھو کو دھاؤن

گنگا جل نرمل و راجل۔ اپنے ہاتھن جاے چڑھاؤن

جا کی رام کیے ہین پوجن۔ واکو ارچن کر ہلساؤن

دھنک تیرتھ اور کوٹ تیرتھ ہین اور چوبیس تھ کب نہاؤن

سیتو نو پاکھان لکھون کب۔ رام جھروکے کب سرناؤن

کب لون آس کھون درسن کی۔ کب لون من مین دھیان لگاؤن

کب ابلا کھا پورن ہوگی۔ گردھاری پربھو کب ہر کھاؤن

پد چترکوٹ کے

چترکوٹ سادھو کب جاوین

رام پریاگ وراتر آشرم۔ انسویا کے درشن پاوین

گپت گوداوری کھو کب نرکھین بھرت کوپ جل لی کب نہاوین

کوٹ تیرتھ کوتیرتھ لیوے۔ نرکھ رام سبھا ہلساوے

دیوکنیان اور دیوانگنا۔ اونکی چھب لکھ کے ہر کھاوے

سیتاجی کی دیکھ رسوئی۔ ہنومان دھارا پرآوے

پے سونی اسنان کرے اور۔ رام گھاٹ رگھبر گن گاوے

کانتاناتھ پربت کی پربھو سون۔ پرکرما کرسیس نواوے

لچھمی پربت کے درسن سے۔ سب جگ مین پربھاگی کہاوے

پھٹک سلاپرنیکو سندر۔ پربھو چرنن کی چنھ لکھاوے

ایسو پن دھام کی کب لون۔ گردھاری پربھو آس لگاوے

پد ہردوار کا

ہردوار گنگا دوارا ہے۔ سادھو چلو ہرنام بھجورے

ہر کی پوڑی کر اسنانا۔ ہرہرہر سمرو ہر کھورے

کشاورت پردھیان لگاوو۔ اور نیل دھارا نرکھورے

کنکھل دچھ پرجاپت لکھ لو۔ بیل پربت سرناچڑھورے

سپت سروت سماگم دیکھو۔ سات جنم کے پاپ ہرورے

اگن کنڈ کو تیج نہارو۔ جاپرتاپ سب تاپ جرورے

گردھاری یہ دھام پاوے گو۔ گردھر پربھو کی آس کھووے

پد گنگوتری کے

ہم کیسے گنگوتری جاوین

گنگا مول مکھ تیرتھ ہے۔ کہہ بدھ یا کو تیرتھ لاوین

گڑگڑہے پہاڑن کے پربت۔ واہین مارگ ہونہین پاوین

ان سادھون کے دھن بھاگ ہین۔ پہنچے گھر گھر کشٹ اٹھاوین

بیٹھ بیٹھ جاوین تھک تھک کر گھٹون پین جب بکت ہراوین

تاہی کارن سنکٹ بھوگین۔ گنگا جل کاندھے دھر آوین

پرسارتھ اوپکار کرت ہے۔ گردھاری جی کو پہونچاوین

پد جوناگڈھ

چل من جوناگڈھ گرنار

ہر مہا بشن مہیش لیے ہو۔ دتاترے اوتار

اونکی آہان پادکا سوہے۔ تربھون کو اودھار

سورٹھ ملک براجت دیوی۔ تپتن تارن ہار

داموور کو کنڈ نرکھ لو۔ مرگی کنڈ نہار

سُکھ پاے مِرگی کے روگی۔ کر اسنان ہجار
برمھ کمنڈل کے درسن سے گِردھاری اک بار

پد نابھ گیا کا

چلیے نابھ گیا کو بھائی

برجا دیوی کو استھل ہے۔ پرجا چھتیس سوہائی
دھرم راج کی پرتما رکھو۔ شوبھا ہے ادھکائی
نابھ استھان گیاسُر کو ہے۔ پِترن کو سکھدائی
پنڈ دھرو پِتر نی سم نہین۔ دوجی نہہ رسائی
گِردھاری اس پُن چھیتر کی۔ مہما برنی نجائی

پد ماتر گیا

ماتر گیا سِدھ پور کر دَرس

سُرتی ندی کر اسنانا۔ کپل دیو استھل نرکھو رے
سری گوبندا اور مادھو جو کی۔ پوجن ارچن کر ہرکھو رے
بندو سر پر دھیان لگاؤ۔ اپنو اشٹ دیو سمرو رے
تیر گیا دھایو گِردھاری۔ ماتر گیا کی آس کھو رے

پدنیمکھارن

ہتیاہرن نیمکھارن اور مشرکھ تینون تیرتھ جان
پرتھم ہتیاہرن مان لے۔ دوتئے نیمکھارن پہچان
ترتیا مشرکھ مین جب دھایو۔ للتا دیوی کو دھرمیان
پنچ پرباگ کے درسن کرلے۔ اور دھیج گنڈ اسنان
چکرتیرتھ نرکھ بڑبھاگی۔ پرکرپا کرشنکت پرمان
اٹھاسی ہجار رکھین کو۔ جپ تپ کا ہے یہ استھان
گردھاری یہ دھام پایگو۔ کرپا کر ہین جب بھگوان

پدکنواری کنیان

کتھا سنو کنواری کنیا کی

رام چندر راجن شرتاجا۔ کیو چڑھائی جب لنکا کی
تب سے کنیان بھگت بھاوسی۔ پربھو کی سنگ بیاہ اچھا کی
وہ مارگ پلٹے نہہ رگھبر۔ من کی من مین رہگئی واکی
پھرکا ہوتے بیاہ نہ کینی۔ دیکھو ڈھٹائی تم تا کی
تنڈل ہلدی اوکھل موسل ہے۔ ہو پاکھان رہے ہین واکی

گِردھاری یہ دھام نہ پایو۔ من مین اَبلا کھاسے یہ کی

پد جنّاردن

جن من دھن جنّاردن ھارو
دھن دھن بھاگ جا بیو واکے۔ پُن وان ھن وان سچارو
وشِشٹ دِلن جن کینے ارھن۔ یہ جنّاردن نام پکارو
لے جنّاردن ھوپ جرادو۔ بھوت پریت کو بادھا ٹارو
گِردھاری پر بھوکے ورھن کی آس کو ہمت ست ہارو

پد گنگا ساگر

گنگا ساگر کروا سنان۔ نرکھو کپل دیو استھان
کارتک اور ماگھ کے ماہین۔ سندھ ہیوت لکھو کھان
اور دیوس کچھو ورش آدین۔ جل رسایو سمن رسان
سگر تپر سب دمدھ بنے ہوان۔ کپل منی اچھا پرمان
پُن بھاگیر تھ کین تپسیا۔ گنگا لایو پائے بردان
تب سب پائے موچھ پدوی کو۔ جگ مین پُن ھام جانِن
گِردھاری یہ ھام پاکو۔ کرپا کر ہین جب بھگوان

پد کرچھیتر

کرچھیتر تیرتھ جو آوے ۔ سونر بڑ بھاگی کہلاوے
سینا ہرو تیرتھ پوجن کر ۔ تھانیشر پربھو گن گاوے
نابھی تیرتھ کر اشنانا ۔ پھیر کبیر تیرتھ پر جاوے
رتن چلش مہادیو نہارے ۔ اور بردھ کنیان کو دھاوے
نرکھ بشسٹ پراچی سرسوتی ۔ سکھ سمپت پادے ہلساوے
ایسو پن چھیتر گردھاری ۔ پربھو اچھا بن کیسی پاوے

پد دوارکا کے

درسن آس دوارکا کی ہے ۔ من مین یہہ اچھیا باکی ہے
گومت دوارکا بیٹ دوارکا ۔ ایک پراتن ایک نئی ہے
شری کرشن بلدیو داؤجی ۔ ان دوہن کی چھب بنکی ہے
پرشوتم کلیان گنور کی ۔ کیا ہی پرتما سرس بنی ہے
رکمنی ست بھاما کالندری ۔ ستیا بھدرا جاموتی ہے
ستر بندا اور جان لچھمن ۔ ان پٹ رانن کی جھانکی ہے
سنکھ تیرتھ بنڈارک تیرتھ ۔ رامڑا اور تال گوپی ہے

کلپ برچھہ درست ہے نیکو۔ جاکی مہما بہت بھاری ہے
متھرا مایا پنچی اجودھیا۔ اونتکا پوری کاشی سے ہے
گردھاری ان سات پرن مین جان دوارکا سرشیٹھ پری ہے

پد رمینا چھ

میناکشی دیوی مہارانی۔ کرناٹک مدر استھانی
کرت مالا گنگا کے تٹ پر۔ پرگھٹ بھئی ہے آدبھوانی
اور دیوی کے سنبدھ ماہی۔ سندریشیہ درسن سکھدانی
مدراس ابھگت پرتھم ہر۔ واکی پوجا سب نے ٹھانی
سات کوس الگرج پربھو ہے۔ جنکی مہما جگت بکھانی
گردھاری پربھو آس رکھت ہر۔ پاویگو درسن کب جانی

پد توتادری

دھن دھن توتادری استھان
آچارن کو گر استھل ہے۔ سب جگ ماہ بکھان
یاہ دھام مین پڑھت گرت ہین۔ دراوڑ بھاکھا پران
نرکھہ براجت سیتہ جہان ادبھت۔ دیونا تھہ بھگوان

تیل کُوپ پر جا ترن کینے - تیلہ کو اسنان
لینے ناراین کو مندر - تین کوس پر جان
پھر چھپہ کوس آدکیشو ہے - پُوجت سکل جہان
ایسو دھام تجاوے جو نر - ہے مُورکھ اگیان
گردھاری چل پربھو درسن کر - ہیرو کہنو مان

پد پدم نابھ

پدم نابھ سوامی کی پرتما - ملے بارین بھاری ہے
سکھ سیجیا پر شین کرت ہین - چار بھجا نیکے درست ہین
آپ بشن مرت لوک بست ہین - شوبھا سرس پیاری ہے
پرتھم دوار سے کرمکھ درسن - مدھ دوار کٹ لکھی پرسن
تیجے دوار سے چرنن تربھون - جا کی نشٹا دھاری ہے
اگر شنکھا وچ ہے تہا نو - دیس رام راجہ کو جانو
بھگتت وان سوگیان پہچانو - راج دھرم ادھکاری ہے
ایسو سکھیہ دھام نہین پایو - ابلا کھادھر پربھو گن گایو
داسن مین انوداس کہایو - گردھاری بلہاری ہے

پد دس نام کے

دس نام گوسائین کے نام سنو

پہلے تیرتھ جو کہلائے - اونکے دیوت ہین بشنو

دوسرے آشرم ہین سو گیانی - انھون نے آدبرمھ پوجو

تیجے بن ہن بن نہین بھٹکو - آتماہ کا بچار کیو

چوتھے کو آرن ہین جانو - جن اونکار کو نام جپو

پنچم گر پر پنچ تیاگ ہے - انکو ہی لاگی سدا شو کو

پرکھٹر تر پورن ہارے - کشٹم ہے پربت جانو

سپتم ساگر نام دھرائے - جن تنکش کو دھیان دھرو

اشٹم سرتی ہین بھائی - تیرت ہین شو شونت جو

نوم بھارتی ہین بڑبھاگی - پار برمھ کے پریا سمجھو

دسم پوری ہین پورن کامی - جو اچھہ گردھاری کہیو

پد پلیٹی کو

جو یہ تیرتھ مالا گاوے	سب تیرتھ جاترا پھل پاوے
جو جو دھام دکھاوے بڑبھاگی	اسکے بھجن سکھے ملساوے

اور جو دھام نہ پراپت ہووے
گھر بیٹھے مانس جا تر اکر
بھول چوک جو کچھ درسا دے
لکشن رکھے کر پا کر مورا

بھجن بنن کر دھیان لگاوے
چار کھونٹ تیرتھ پھر آوے
واکو شودھی اور بناوے
گردھاری پربھو بسر نجاوے

بارہ کھنڈی

ککا کیشو نام کو۔ دھر لے من مو دھیان
کا جانے کا یا بگڑے۔ کب لون رہب پران
کھکھا کھمبہ پھاڑ کے۔ سگن روپ ہر دھاے
ہرناکش کون تار کے۔ پن پر ہلاد بچا ے
گگا گوبردھن گری انگری پر دھر لین
گرور دھاری نام دھر۔ گوالن رچھیا کین
گھگھا پربھو گھنشیام ہوے۔ جنم لیو برج چند
گھر گھر گوکل گرام مین۔ جا سون ہے آنند
ننا نارائن پربھو۔ نانا نام دھراے
نرگن تیاگ سگن بھئے۔ لچھمی پتی کہاے

چچا چیت مین چیت سے لے - اپنو چند سروپ
جراچرن مین لکھت ہے - وا کو رد پد انوپ

چھچھا چھن چھن جات ہے - آیو رچیا لو سمان
کام کرودھ مدھ چھانڑ کے - بھج لیجے بھگوان

ججا جان جنا رد ن - جگناتھ جگدیس
جاکو جانت ہے جگت - سب ایشن کو ایس

جھجھا جھن جھن سنت ہین - انہد باجن گھور
جھپر کرپا کرت ہین - ادبھت نند کشور

ییا یان پڑ جو نہین - ایکے برمھ پہچان
یا ہی تے ادبتن بھے - جڑا ور چیتن جان

ٹٹا ٹیر و رام کو - ٹیم ٹام سب تیاگ
جھوٹے ٹنٹے چھوڑ دے - من مین رکھ بیراگ

ٹھٹھا ٹھاکر نام جپ - جاکو ہے برمھانڈ
ٹھکتی من مین ٹھان لے - ٹھگ تدیا سب چھانڈ

ڈڈا ڈگ ست دھرم سے - اپنو من ڈھرا کھ

ڈولت مت پھر ڈگر مین۔ بھگتی کو رس چاکھ
ڈھڈھا ڈھاہ کام گڈھ۔ اور کرودھ سر توڑ
لوبھ موہ کو ڈھیل دے۔ گن سب ڈھنگے چھوڑ
نتا نرہر دھیان دھر۔ نردیہی کو پاے
نرکو نارائن بنے۔ جو نرہر گن گاے
تتا تات اور مات کو۔ ناتا متھیا جان
تن ہی جب تیرا نہین۔ تب تنہا ہین پران
تھتھا تھک رہگئی۔ جبھیا ہر گن گاے
سیس سہس رسنان سون۔ تاکو تھاہ نپاے
ددا داتا رام ہین۔ داموذر بھگوان
دام لوبھ کو تیاگ دے۔ دینن کو دکھ جان
دھدھا جیتے دھام ہین۔ تہان دھیا دھرھیان
دھرم بندھا سے جو سکھ۔ کہلاوے دھن وان
ننا نانا بھانت سون۔ نارائن کو پوج
ناش مان سب جگت کو۔ ایک اپنا سی بوجھ

پپّاپان سات ہین - پن کرم سکھ ساج
پاتک دور دُرات ہین - پرسوارتھ کے کاج

پھپّھا پھانسی موہ کی - مایا جال بچھاے
اس پھندے مین جو پھنسیو - کیسے نکسن پاے

ببّا بنکٹ نام بھج - چھن چھن بار بار
بالا صاحب کے بھجے سنکٹ ہوے پار

بھبّھا بھرم بُھلات ہے - بھگو د بھگتی جان
بن بھگتی نر جیت ہے - جگ مین بھوت سمان

ممّا مایا تیاگ دے - ممتا من کی چھانڈ
مکت چھانڈ بھرمات ہے - مایا مین برھمانڈ

ییّا جنتر اور منتر ہین - یہ جھوٹے کھٹراگ
یاد رکھو بھگوان کی - یا سون بڑھے بھاگ

ررّا رام رماپتی - رگھونندن کو نام
راتر دوس رٹتے رہو - پورن ہوسبہی کام

للّا لوک لوبھ تج - لچھمی پت کو دھاؤ

ننا للا کو لچھ دھر۔ للتا دھیان لگاؤ
ووا وشنو وشن بھج۔ واکے نام پرتاپ
آپھ دور درات ہین۔ سب بیادھا اور تاپ
سسا سب سنسار کو۔ سمجھو سپن سمان
سکل سرشٹ کو سار ہے۔ ایک شری بھگوان
کھکھا گھن گرتیاگ کے۔ کھ انن دھر دھیان
جھوٹھ کھٹ پٹ تیاگ دے۔ سدگر کو پہچان
ششا شو شنکر بھجن۔ کر شکتی انوسار
شنبھو بھولا ناتھ کو۔ من مین دھر آدھار
ہہا ہر دے ہانہ ہے۔ ہر کے ہیت ہلاس
ہمت کبھون نہ ہارئیے۔ بھیا گر دھر داس
چھچھا چھیم کشل کرو۔ ہے پربھو دینہ دیال
چھما کرو اپرادھ سب۔ تربھون کے سکھپال
ترا تربھون ترلوک کو۔ نارائن کرتار
تراہ تراہ پرتھوی کری۔ جب لینو اوتار

گیا گیا گیان سنگ سون - او چت من موگیان
بنا گیان کیسے ملے - گردھاری بھگوان

سمپورن شبھم

تاریخ طبعزاد منشی رام سہاے صاحب تمنا ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنو

یہ پوتھی چھپ کے شایع ہوگئی ساری زمانے میں	ملا بھگوان کا پرشاد بھگتوں کو کہ جرنا مرت
تمنا اگر تاریخ کی تمکو تو برجستہ	لکھو سمبت تمنا - ہے یہ تیرتھ مال راجہ کرت

سمبت ۱۹۰۰ (؟)

تاریخ طبعزاد منشی دوارکا پرشاد - افق مالک نظم اخبار و لکھنو پریس محلہ نوبستہ

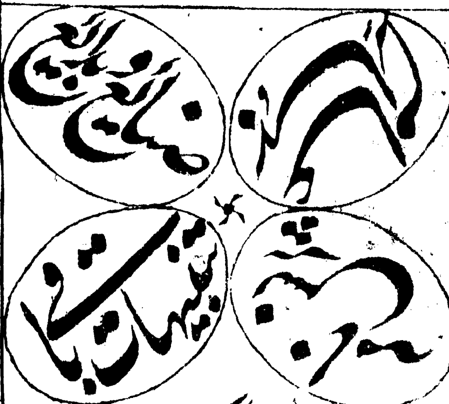
راجہ صاحب - راجہ منشی - گردھاری پرشاد
کرت گرہی یہ پوتھی ات سندر - ادبھت اور بشال
دیکھ دیکھ بھاکھا کیتا لی - لاجت سب کب برند
کرت شوگردھر - تلسی داس جی بیاس - بہاری لال
بات کرے جو نوتی کو - سب تیرتھ پھل پاے
[illegible] ل دکھ دکھ - شوک سبھے - ہو سنتنے خوشحال
سمبت لکھیو افق [illegible] - جان ابجد کی ریت
راجہ باقی رہے کی اچھی پوتھی تیرتھ مال
سمبت ۱۹۵۶

حقوق محفوظ ہیں

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

الحمد لله والمنة که درین آوان میمنت اقتران

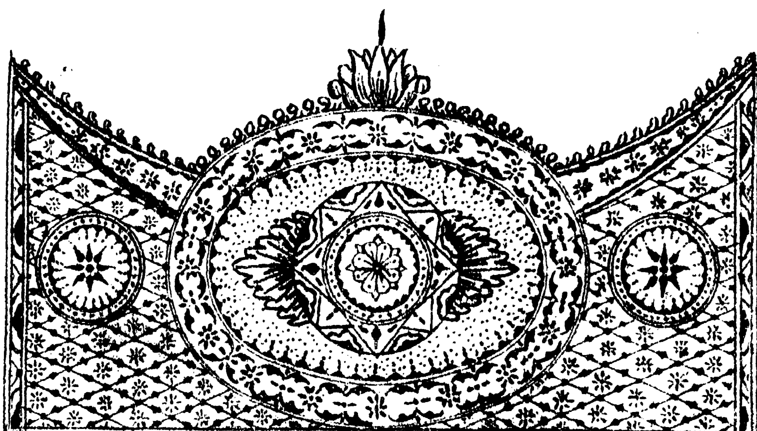
و زمان خجسته توامان مجموعهٔ مثنویات فواید آیات اعنی



از تصنیفات جناب راجه گردهاری پرشاد

صاحب متخلص به باقی دام اقباله و افضاله

در مطبع مفید عام آگره طبع شد



بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمدِ گلشن آرای جهان ‖ نخلبندِ گلستان کن فکان

برگ گل آرم بهم بهرِ کتاب ‖ ارغوان گیرم پی سرخی آب

یاسمن گردد بیاضِ نامه ام ‖ عنبر سارا مداد خامه ام

تار سطر از رگِ بلبل کنم ‖ رشته شیرازه از سنبل کنم

پس تراشم از نی نرگس قلم ‖ تا کنم این نظم رنگین را رقم

باب و دیوار عجیب باغِ عام ‖ شد بحکم خاص سالا بی تمام

فرحا باغ و خوشا تالاب و تل ‖ زود تر گردیده زو کشمیر دل

پر خیابانش ز گلهای عجیب | در چمنهایش ریاحین غریب

تا کجا سازم رقم اقسام گل | دفتری باید ز بهر نام گل

ای مهندس شکل گلدانش ببین | این مثلث این مدور این معین

زیر هر نخل بلندش صبح و شام | میکند خود ذات شادابی مقام

هان بسبزی و رنگ و تازگی | در دکن دارد بلند آوازگی

باز میگردد ز هر گلشن بهار | دایم اینجا میکند مسکن بهار

جهد و سعی باغبان درکار نیست | اندرین گلشن خزان را بار نیست

باوفور سبزهای رنگ رنگ | در خیابانش نگشته جا بتنگ

بوته ها را بسکه همسر کرده اند | بر زمین فرش مشجر کرده اند

راغ را یکباغ زیبا ساختند | دشت را چون نقش دیبا ساختند

آتش بی دود گل افروختند | خان و مان صبر بلبل سوختند

لارڈ نپیر شد شبی مهمان در ‌ ‌ ‌ سانڈرس صاحب شد حیران در

شب مگو آن شب بضو چون روز بود ‌ ‌ ‌ شام او صبح جهان افروز بود

هر طرف سرو چراغان نور بار ‌ ‌ ‌ هر شجر گردید از و رشک چنار

صف بصف سرو چراغان را هجوم ‌ ‌ ‌ کهکشانی بود گفتی پر نجوم

هر کجا صد لاله روشن ختند ‌ ‌ ‌ بر زمین اقمار را انداختند

روغن گل بود گوئی در چراغ ‌ ‌ ‌ غیرت پروانه شد هر مرغ باغ

عکس آتشبازی اندر آب بود ‌ ‌ ‌ یا کواکب غرق در تالاب بود

گوله انجم فشان سر شد هزار ‌ ‌ ‌ بر زمین از آسمان شد نور بار

تیر باران شهاب تابناک ‌ ‌ ‌ اوج گیر از سمک شد تا سماک

از قلم آویز اشجار غریب ‌ ‌ ‌ هر یکی از فرط نیرنگی عجیب

نیش فندشیک تیغ بازی می نمود ‌ ‌ ‌ دود دوک هم نیزه بازی می نمود

از طرقه غلغله با طمطراق
آنچنان یک لخت شد بالاتفاق

کز نهیبش عالمی گردید دنگ
یاد داد از سوزش جنگ فرنگ

کاسه‌های آفتاب و ماهتاب
مهر و مه را از دبتاب از سوز و تاب

هم قلم زرچیک گل افشانی نمود
چار حد باغ نورانی نمود

کوه نوبت را چه روشن ساختند
دشت را وادی ایمن ساختند

بازی آتش دو سو تقسیم بود
هر طرف گلزار ابراهیم بود

چشم عالم زین تماشا خیره شد
دیده‌ها بین ز حیرت تیره شد

پال صاحب اوستاد ممتحن
حرفها را از درفشم بالفظ ان

هز اکسلنسی بر ملا
لارڈ نپیر آف بود و مگدالا

تا بنوک شعله حرف از نور ساخت
لارڈ صاحب را بنام او ساخت

خیمه‌های بس فراخ افراختند
آسمانی بر زمین ساختند

شد مکان آهنین آراسته — آنچنان کز وی خجل شد خواسته

اندران سیم فرنگیها بسور — جمع حورا بود گویا در قصور

تختهٔ گلزار تخت میز بود — در نظرها خوش بهار انگیز بود

از ظروف و کاسهٔ خوش رنگ چین — انجمن شد غیرت ارژنگ چین

مرغ و ماهی شربت و نان و کباب — غیر ازین الوان نعمت بیحساب

همچنان برچیده بود آن میزبان — سیر گز دیدنش هر میهمان

کارد با خار سه پنجه دسته دار — میزدی بر پهلوی گل زخم خار

از پی اکل و خورش افزار بود — غنچه لب را تو گوئی خار بود

خوشنما در کاسهٔ چینی دستمال — دسته از یاسمین بی مثال

هر کجا سرپوشهای زرنگار — آفتابی بود وازون آشکار

بود هر بشقاب سیمین قرص ماه — زیر آن سرپوش چون مه در کلاه

پیچہ ہا چون اخترِ دنبالہ دار — درکفِ ہر زہرہ سیما بد بکار

شکل جوزا بود ہر جا ہر حسین — از طرب با ہم نشین کرسی نشین

ہر یکے با ہمدمے ہمدوش بود — با نشاط و عیش ہم آغوش بود

شمع کافوری بجمع و انتشار — سنبلہ آسا بنات النعش وار

بود از اقسام وین بیرے — طرفہ بیخودہ ند از تدبیرے

قسم شراب ۱۲

ہر یکے خود ساقی و خود بادہ نوش — مست کیفیت ولے با عقل و ہوش

مستی و ہشیاری اینجا شد بہم — یعنی افزون بود فرحت نشہ کم

خونِ بلبل یا شراب لعل فام — لالہ نعمانی یا گل یا کہ جام

بادہ بی غش بود و ساغر بمثال — آفتابی بود روشن در ہلال

بود ساغر کشتی دریای مے — جوش دریا پنبۂ مینای مے

جام یا الماس یا دُرِ نجف — رغوہ یا یکمشت گوہر در صدف

در میان گلدستهٔ رنگین نگار / بود در گلدان چینی پر بهار

گرم گرم آن نانخورشهای شگرف / سرد سرد آن شیر و شربتهای برف

هر یکی میخورد میکردی بیار / گفتگو از گرم و سرد روزگار

آن یکی گرم سخنهای ظریف / وان دگر سرد از جوابات لطیف

آن کبابان سالم یکطرف / مرغها بریان سالم یکطرف

هم بط و هم فیل مرغ و قاز بود / بی پر و بی جان و بی آواز بود

در کباب بی نمک وقت گزک / از لب پر شور پاشیدی نمک

بیضهٔ خورشید بود آلو نبود / زرد و بی روغن چو رخسار حسود

کو شمار نان پاو و کو چلاو / گشته مطلوب همه کو کو پلاو

هر کباب نیم پخت فاخته / شور بی شوری به بزم انداخته

از نمک اول ملیحش ساختند / پس توابل[له] اندران انداختند

سرخ و بریان گشته آن پشت بره | چربی او چون سفیدی کره

طشت از و چون طشت گل سرخ و سفید | یا بهار زعفران شنبلید

ماهی تر آشنای آب گرم | گشت و شد بهر خورش تیار نرم

هم کباب ماهی بوداده بود | شور دریا خود در و افتاده بود

مطلقاً ملح و توابل می نداشت | حاجت از تیزی بلبل می نداشت

آن مقطر شوربای پاچه ها | روح شحم و لحم بد طاقت فزا

چیست مطلب از مذاق مائده | بود از حکمت نظر بر فائده

دفتر الوان نعمت گاو خورد | گاو خورد آن گاو را قصاب برد

بود از هر چیز بهتر آن پنیر | بوی او چون مشک قائم تا بدیر

شلغم و ترب و چقندر با گزر | سرکه انگور در وی مستتر

با لب چون قند شان گشته قرین | در مذاق آن سرکه شد سرکنگبین

سکهٔ خالص چو سیم خام بود ‏ ‏ از لطافت در طلائی جام بود

بستنی در قالب بسان گشته به ‏ ‏ کش بلور از سنگ غیرت گشته

مختلف در طعم و شکل و رنگ بود ‏ ‏ مهره مهره چون جواهر سنگ بود

بود شیرینی به از قند و شکر ‏ ‏ هر یک از قسمی دگر نوعی دگر

از طرفه نقل خوش پیدا شده ‏ ‏ عالمی زین شعبده شیدا شده

میوهای تازه و تر بیشمار ‏ ‏ از بهی و سیب و نارنج و انار

در کف هر یوسفی تیغ و ترنج ‏ ‏ شاد و خرم فارغ از اندوه و رنج

پسته و دندان مثل انار ‏ ‏ می نمودند از بهشتی کار و بار

از ثمر تا هم تبسم چند بود ‏ ‏ کز صفاتش غنچه سان لب بسته

بود ز اثمار ولایت هر ثمر ‏ ‏ نورس از رس کرده در شهد و شکر

از لب شیرین شان چون کام یافت ‏ ‏ بی گمان قند مکرر نام یافت

قاش او بی هسته بد خرمای تر | تر ز شیرینی او حلواے تر

قاه قاه قلقل مینا جدا | خندهٔ هر ساغر صهبا جدا

هم شراب از بط کباب از بط زدند | در میان این دو بط بربط زدند

نغمهٔ سرنا و تنبور و دهل | بر محل و هر مقام و هر محل

آنچنان آواز عشرت ساز کرد | کز طرب مرغ کباب آواز کرد

شیشهٔ آب ولایت سر کشاد | هر طرف آواز یخ یخ در فتاد

آن بخار و بلبلهٔ وان جوش و دود | قوت کیلوس و کیموسی فزود

بی اثر جوش و خروش او نبود | بی سبب این نای نوش او نبود

اندر و روح ترنج و زنجبیل | از پی هضم غذاهاے ثقیل

نرم نرمک باد سرد خشت باد | هر دم از باد بهشتی یاد داد

تا هوای بادکش ساز آمده | از هوا داری صبا باز آمده

یکطرف موج نسایم تا کمر — از دگر جانب هوا بالای سر

در دو اد و میزبان با تمیز — چرخ زن پیوسته گرد اگرد میز

بهر هر هر میهمان یک یک جدا — از کلوا وز اشربو داد صدا

هر یکی مصروف کار و بار خویش — آنچه بود از ما حضر آورده پیش

جمله اکل و شرب وافی بود و بس — دور آخر جام کافی بود و بس

این چنین یکپاس بزم آراستند — بعد نای و نوش خوش برخاستند

از شمیم خاص باغ عامه — طبله عطار شد هر شامه

دسته دسته برگ و گل آویختند — نافه نافه مشک و عنبر بیختند

از پی گلگشت خوبان فرنگ — شد چمن آرای او سالار جنگ

تا نظام الملک آصف جاه ما — یعنی محبوب علیخان شاه ما

اندرین گلشن قدم فرسا شود — خسرو گل سان بهار افزا شود

تا زر گیرد اشرفی از اشرفی — وز عطا صد برگ را بخشد صدی

منصب بلبل هزاری هم کند — پر ز گوهر دامن شبنم کند

هر نهال باغ را سازد نهال — سرو را گردد سرافرازی کمال

هر سه برگه را ز بس لطف و سخا — خلعتِ سه پارچه سازد عطا

بخشد از فیاضی آن شاهِ نام — جعفری را زر سمن را سیم خام

آبروی تالاب را افزون کند — سبزهٔ بیگانه را بیرون کند

باریاب او شود باد بهار — تا زر گل را کند بروی نثار

چشم نرگس مدح بینا شود — سوسن اندر مدح او گویا شود

هم گلِ سوری کند از وی سرور — داغ گردد از دلِ هر لاله دور

وز پریشانی شود سنبل بری — سر کشد تاج خروس از افسری

سرو را بخشد لقب رفعت پناه — هر گلِ خورشید را خورشید جاه

غنچه را افسر دهد گل را قبا — مرحبا گویان رسد بادِ صبا

از عنایت یکه را سازد هرا — هر پیاده را کند گلگون هرا

نام گلیست ۱۲

رتبهٔ شمشاد بالاتر شود — فرِّ نیلوفر ازو وافر شود

سرو را کارِ علمداری دهد — شاخ را شمشیر برداری دهد

بندهٔ فرمانش نافرمان شود — جان نثارِ او گلِ مرجان شود

از نفاذِ حکم و طیبِ خلق او — هر گلِ مشکبو شود هر روز بو

هر کجا او جلوه فرمائی کند — هر گلِ یوسف زلیخائی کند

مروحه جنبان دعا خواند نسیم — مرغ آمین گوید آمین یا کریم

لحن داودی شود صوت هزار — هم شود منقار او مضرابِ تار

نغمه پردازی شود در انجمن — تا سراید این غزل مرغ چمن

غزل

جامِ یاقوتِ روانم داده — ساقیا قوتِ روانم داده

بوسه خوش زان دهانم داده
بی سخن گنج روانم داده

آرزوی قصر جنت چون کنم
زیر بام خود مکانم داده

هست ز احسانت سبکروحی مرا
ساقیا رطل گرانم داده

هرچه صافی دُرد بخشیدی ز لطف
ارمغانی ارمغانم داده

سوز جانم در بیان ناید چو شمع
گو که سر تا پا زبانم داده



این می باقی که بخشیدی بمن
طرفه سحر جاودانم داده



روزی از زر پاشی آن شاه گزین
کان زر سازد مکان ثمین

چون گل خورشید گردان سوی او
سورج مکھی
باشد این مختار دیوان زیور

بر همین امید شه آیین داده
آیین همه ترتیب و تزیین داده

گر خدا خواهد برآید این امید
قابل شاه است این باغ جدید

سد مگو سدِ سکندر بسته اند | بسکه محکم پایه اش بر بسته اند

حسرتِ رضوانش گر گویم سزاست | بابِ او چون باب جنت دلکشاست

باقیا تاریخ او بی بیش و کم

بابِ باغِ عام آصف کن رقم

۱۲ ه

ساقیا در ده مئے گلفام را | تا کنم ختم این بهار عام را

خسرو گل تا بهر تختِ چمن | جلوه فرماید چو شمعِ انجمن

تا مشیرِ خاص او باشد صبا | تا ز بهرِ گل کند بلبل دعا

باد بر تختِ خلافت شاهِ ما | این نظام الملک آصف جاهِ ما

وین مشیر خاص مختاری کند | دایما بر خلق سالاری کند

از طفیلِ ساقی کوثر علی | نائب و مختار پیغمبر علی

انکه از وی هر کرامت باقی است | یار باقی هست صحبت باقی است

خاتمه

الحمد للله والمنة که مثنوی بهار عام در تعریف باغ عامه شهر
حیدرآباد مینوسواد که هر شعرش آب و رنگ گلزار معانی و لفظ
لفظش طراوت بخش چمن جاه و بیانی است از تصانیف جناب
سرآمد شعرای زمان نکته سنج پیشوای زبان خمخانهٔ شعر و سخن رسا قی
جناب منشی گردهاری پرشاد صاحب متخلص باقی سررشته دار
فوج باقاعده متعلقه دیوانی خلافت الصدق راجی نرهر پرشاد
صاحب بشمشیر و ار استیفای تنها دل خان ثانی -
در مطبع مفید عام آگره باهتمام [illegible] صوفی طبع گردید

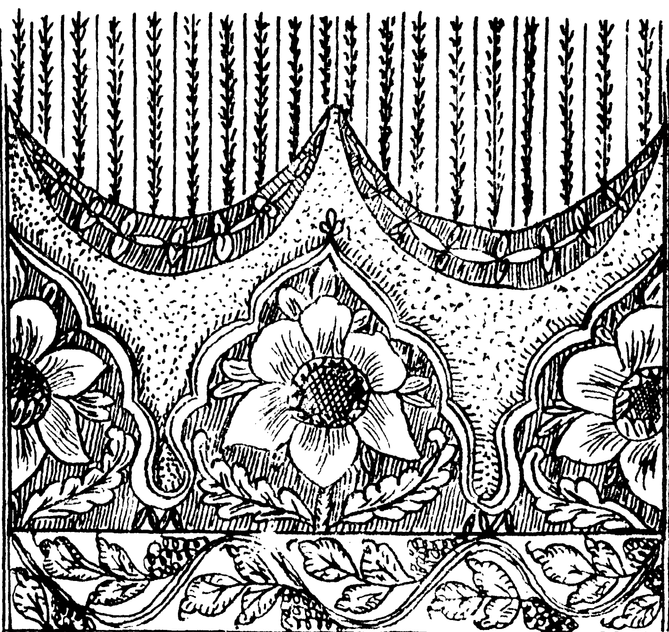
در شهر ماه شعبان المعظم سنه ۱۲۹۲ھ

اول مرتبه پانصد جلد



بسم الله الرحمن الرحیم

که هر شعر آن در صفت علاحده در ثنای لاانتهای نواب مستطاب وزیر الممالک
نواب سالار جنگ بهادر دام دولته از تصنیف شاعر شیرین زبان سخن سنج
فصیح بیان راجه گردهاری پرشاد صاحب باقی سررشته دار جمعیت باقاعده
نظام الملک آصفجاه بهادر خلف الصدق رای نرهری پرشاد صاحب
سررشته دار دفتر استیفاء تحاویل خانسامانی سرکار دولتمدار آصفیه



بسم اللہ الرحمن الرحیم

در صنعت سجع موازنہ

گوہر بحر۔ صفا سالار جنگ	نیر چرخ علا سالار جنگ

در صنعت لاحق یعنی الفاظی کہ بسرخی نوشتہ شدہ اگر ملحق گردانند در بحر دیگر خواندہ شود

فرق تیست حشم فطرت ہوش فطنت مغز عقل پشت ہمت پا قدرت زور سطوت دست بذل

در صنعت تعطیل یعنی غیر منقوط و سجع متوازی و ذو بحرین

داور دل حاکم ملک و ملل	سرور کل عالم علم و عمل

در صنعت منقوط و تنسیق الصفات

تیز تیغی فیض بخششے زیب زین	زیب بخشے بیش جیشے پیش بین

در صنعت فوق النقاط یعنی تمامی حروف نقطه بالا دارند

خلق او شد حسرت مشک ختن	گشت از و رشک ختن ملک دکن

در صنعت تحت النقاط یعنی تمامی حروف نقطه پائین دارند

جاے او در دل بود اصحاب را	پاے او بر سر بود احباب را

در صنعت خیفا در لغت یعنی آن اسپی بود که یک چشم او سیاه و یک چشم او کبود باشد و در صنایع چنانست که یک کلمه منقوط و یک کلمه غیر منقوط بود

زیب ملک بخت ورک بیش او	نقش کلک غب لامع پیش او

در صنعت رقطا در لغت معنی آن گوسفندی سیاه باشد که نقطهای سفید بر و بود و در صنایع چنانست که یک حرف منقوط باشد و یک حرف غیر منقوط

کیست مثلش آنکه باشد بر سرش	کیست آن کے آنکه باشد تر برش

در صنعت عکس و صنعت رد العجز علی الصدر

آسمان آفتاب قدر و شان	شان قدر آفتاب آسمان

در صنعت تجنیس تام مع الترصیع

هرکه زو گرد د جهان گرد د از و	هرکه زو گرد د جهان گرد د از و

در صنعت تجنیس تام درین شعر در مصرع اول دستور بمعنی وزیر و نظام لقب نظام الملک و در مصرع ثانی دستور

بمعنی قاعده و نظام بمعنی انتظام باید خواند و صفت تجنیس همین است

از فراست گشته دستور نظام		تازه کرد آئین و دستور نظام

در صنعت تجنیس ناقص و آن چنانست که در صورت کلمهٔ تجنیس برابر باشد لیکن مختلف در حرکات چون مُلک و مِلک و عَلم و عِلم

مُلک مَلکش گشته از جود و هم		عِلم او شد در همه گیتی عَلم

در صنعت تجنیس مرکب مقرون و آنچنان بود که یک لفظ بر وضع واضع بود و یک لفظ به ترکیب متجانس آن چون به کتابت متشابه باشد لهذا مقرون گویند

بهر نسق ملک جان پروانه کرد   وز زیان و سود خود بیگانه کرد

در صنعت تجنیس مرکب مفروق چون در کتابت فرق بود لهذا مفروق گویند

بود شها ز اقبال عقل و هوش یار   زان شده در نظم گیتی هوشیار

در صنعت تجنیس مکرر و آن چنانست که الفاظ متجانس به تکرار در آرند

عدل سنجی کرد و داد او داد داد   چون نگردد جان هر ناشاد شاد

در صنعت تجنیس خطی و آن چنانست که فقط در کتابت متشابه باشد

صد محبت کرد و یک محنت گرفت   زحمت از وی صورت رحمت گرفت

در صنعت تجنیس لفظی

گرد راهش سرمهٔ عین بصر		خاک پاے او دل وجان را بسر

در صنعت تجنیس مطرف و آن چنانست که یکطرف لفظ تجنیس دارد چون استان و راستان

راستان را آستانش مسکن است		آستانش راستان را مامن است

در صنعت تجنیس زاید و آن چنانست که حرفی در الفاظ متجانس زیاده باشد اول تجنیس زاید که یک حرف اول او زیاده بود

نیست چون او دیگری یار و دیار		زو قوی دل گشته هر زار و نزار

دویم تجنیس زاید وسطی و یکحرف درمیان الفاظ متجانس زاید باشد

ور بگردد تیغ بخورد سام سم		گر نیوشد باده بدهد جام جم

سیوم تجنیس زاید آخری کہ یکحرف در آخر الفاظ متجانس زیادہ باشد

بلبل گداز عیش بلبلہ		سنبل بستان قدرش سنبلہ

در صنعت ذو لسانین و آن چنانست کہ یک شعر در ہندی و فارسی خواندہ شود

ہمسری اس برگزینی کی کسے		برتری اس بین بینی کی کسے

در صنعت اقتباس و آن صنعتے است کہ آیت و حدیث را موزون کردہ شریک شعر سازند حدیث

طاعتش اے مردمان حیلہ جو		اِنْ عَمّارُضْتُمْ لَدَیْنَا تُمّ ضُنُو

آیت

وصف عدلش را لبسا زید از درون		ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْہَدُوْنَ

در صنعت مدح و حسن طلب و مدح متضمن کردنست مثال یا قول مشهور را در شعر

خدمتش را ازان بصد شوق و ادب		من طلب کردم بحکم من طلب

در صنعت ابهام و آن استعمال کردن لفظی است که محتمل باشد بدو معنی یا زیاده ازان

تخم مهرش چون که یکسر بجان		بار می‌یابم بدر بارش ازان

در صنعت رجوع و آن چنانست که کلامی گویند و بعد ازان برگشته شوند

با عدویش هم سر لطف و وفاست		نی غلط گفتم عدویش خود کجاست

در صنعت تکرار در تکرار و آن چنانست که در بیت اول الفاظی به تکرار آرند و باز در بیت دیگر همان

ابهام در اشاره قول من طلب وجد

الفاظ را تکرار سازند

ذره ذره مهر او خورشید دار	قطره قطره لطف او رشک بحار

استعاره و صنعت ایضاً

چشم جان زان ذره ذره روشن است	کشت دل زان قطره قطره گلشن است

در صنعت تکرار بعید و صنعت تعجب

هم به سن خود و به فطرت هم بزرگ	کم بود چون او به عمر کم بزرگ

در صنعت تکرار قریب و حسن آن ظاهر است

زود زود از بخت کرد این انتظام	دیر دیر ش باد در گیتی قیام

در صنعت ترافق و آن چنانست که دو شعر یا زیاده
ازان بطریقی گفته شود که هر مصرعه آنرا که خواهند
با مصرعه دیگر ضم نمایند بیتی مستقیم گردد

مهر عالمتاب دین و داوریست	ماه دهر افروز اوج برتریست
اختر پر نور برج سروریست	قطب چرخ عدل و دانش گستریست

در صنعت سوال و جواب

گفتمش فغفور دل گفتا سزاست	گفتمش خاقان خرد گفتا بجاست

در صنعت جمع مفرد و آن چنانست که متعددی چند را در یک صفت جمع کنند

بزم و لطف حب او راحت فزا	رزم و خشم و کین او محنت نما

در صنعت لف و نشر و سیاق الاعداد

آسمان و مهر و ماه نو نخوان	اشهب و زین و رکاب او بدان

مدح حاضر و صنعت کنایه

ای فروزان پرتو شمع منیر	وی وزیر ابن الوزیر ابن الوزیر

در صنعت متلون و آن چنانست که یک شعر بچند وزن خوانده شود چنانچه این شعر که در چهار بحر صادق می آید

اول فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

دوم مفتعلن مفتعلن فاعلن

سیوم فاعلاتن فاعلاتن فعلن

چهارم فاعلاتن مفاعلن فعلن

پنجهٔ نیکو سے تو زور کرم | بازوی نیروی تو بشکسته هم

در صنعت مقطع و صنعت واسع الشفتین و حسن آن ظاهر است

زار و زر دان راز روز و ر آوری | داده زان داوران راداوری

در صنعت موصل و حرفی مرصع

پایۂ تو برترین پایہ ہاست	سایۂ تو برترین سایہ ہاست

در صنعت موصل سہ حرفی و ترک الف

بہر خصم پیل ہیبت شیر جنگ	بہر صید سید ہمت تیز چنگ

در صنعت موصل چہار حرفی

گشتہ طبعت مجمر گیتی مشیر	گشتہ خلقت مبشر بہجت بشیر

در صنعت موصل کل و آن چنانست کہ در کتاب حروف ہمہ ملحق باشند

پشت بہمن پیش خشمت پست شد	جم بجشن عیش پیشت ہست شد
پشتبہمنپیشخشمتپستشد	جمبجشنعیشپیشتہستشد

در صنعت معماء نام مبارک علی صاحب

صاحبا ظاہر ز نامت شان فیض	فرقِ عقلی یا ئی عدلی جان فیض

در صنعت تجاہل و حسن آن مشہور است

اسں یا فال تو یا ہوی تو ہست	شمس یا رائی تو یا روی تو ہست

در صنعت تضاد و آن کلمات ضد یکدیگر یکجا فراہم نمودن باشد

باد تیزت صرصر خاک عنود	آب تیغت آتش جان حسود

در صنعت استدراک و آن چنان باشد کہ مصرع اول شعر خلاف مدح معلوم شود و بعد خواندن مصرع ثانی سراسر صفت ممدوح بوضوح انجامد

کشتہ بخشیدی زر و ملک و سپاہ	اہل جوہر را نکردی قدرگاہ

در صنعت مقلوب بعض کہ بعضی لفظ مقلوب باشند

چون حلم وتحمل

هم به خلوت فکر علمت پر عمل	هم به جلوت شان وحلمت بر محل

در صنعت مقلوب کل وآن چنان باشد که هر کدام مقلوب دیگری بود

موش پنداری عدوی شوم را	مور دانی پهلوان روم را

در صنعت مقلوب مستوی وآن چنان باشد که هم راست توان خواند وهم باز گونه واین مشکل ترین صنعت هاست

رام وریشت روز زورت شیر ومار	رامی شیبت کرد درکت بیش یار

در صنعت تلمیح وآن چنان باشد که شاعر در شعر خود اشاره نماید بقصه

هم تو با دشمن کنی در کارزار	انچه رستم کرد با اسفندیار

در صنعت تشبیه مطلق

عقل تو چون مهر روشن ساز ملک	بذل تو چون ابر گلشن ساز ملک

در صنعت تشبیه عکس

گل ز رشک خلق تو چون خار شد	خار از لطف تو چون گلنار شد

در صنعت تشبیه شی فی نفسه

گر بود مثل تو در عالم توئی	ور دگر باشد چو تو آن هم توئی

در صنعت تشبیه تفضیل

مهر قدری لیک مهر با شرف	ماه حسنی لیک ماه بی کلف

در صنعت تشبیه کنایه

آتش تیغ تو ش در آب خشک ریز	بر جراحت های دشمن شک بیز

در صنعت تشبیه مشروط

رنگ ورد ار قایم است آن روی تست	بوی گل ور دایم است آن خوی تست

در صنعت تشبیه نفی

نیست گردون عتبهٔ ذیشان تست	نیست شمس این شمسهٔ ایوان تست

در صنعت تشبیه تسویه

نظم من شد همچو مدحت سربلند	شعر من شد مثل وصفت دلپسند

در صنعت ارسال مثل

گشته‌ام از فرط لطفت فیضیاب	ذره را مه نور باشد ز افتاب

در صنعت تضمین

هرکس از عدلت روایت میکند	بشنو از نی چون حکایت میکند

در صنعت تجاهل القاب

حصر توصیفت نماید تا کجا ‌‌‌‌ | بہ کہ باقی بعد ازین گوید دعا

قطعہ بند

تا کہ باشد سایۂ چرخ برین ‌‌‌‌ | مستظل بر تارک اہل زمین

در صنعت ملمع و آن چنان باشد کہ یک مصرع فارسی بود و یک مصرع آن عربی باشد

خلق زیر چتر عدلت شاد باد ‌‌‌‌ | ظلکم ممدود الی یوم التناد

قطعہ صنعت توشیح و تاریخ و توشیح آن چنان بود کہ اگر بعضے حروف را از میان شعر یا از سر شعر از جائیکہ خواہند علحدہ بنویسند بیتے یا قطعہ مجتمع شود چنانچہ از حروف توشیح کہ درین مثنوی مندرج اند

ہزار حیف گزشت از جہان سراج الملک		ہزار شکر کہ سالار جنگ دیوان ماند
بگفتمش زسر انبساط این تاریخ		سراج گل شد و زان ہجری ۱۲ فروزان ماند

صنعت مربع کہ در وزن مثنوی نیامدہ

باحشمت	دستوری	باشوکت	سالاری
دستوری	باعظمت	بادولت	دین داری
باشوکت	بادولت	پرہمت	سرداری
سالاری	دین داری	سرداری	ہوشیاری

تمت

قطعۂ تاریخ

تصنیف بلبل ہندوستان شاعر جادو بیان محمد سرفراز علی صاحب

متخلص بہ وصفی شاگرد رشید مداح مصطفےٰ امام الشعرا حاجی الحرمین

مقبول رسول الثقلین شاہ وحید جناب حضرت مولانا

مولوی غلام امام صاحب متخلص بہ شہید زاد فیضانہم ومدظاہم

مرحبا اے باقی شیرین سخن	شاعر بے مثل استاد زمان
وہ چہ خوش کردی رقم این مثنوی	ناپدید آمد نظیرت در جہان
بعد طبع از وصفی جادو رقم	نظم روح افزا شدہ تاریخ آن ۱۲۹۳

ایضاً

نظم دلکش لطیف و پاکیزہ	خوش رقم کرد باقی ہمہ دان
بہر تاریخ طبع با وصفی	گفت دل مثنوی نور افشان ۱۲۹۳

تمت للہ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام احمد خان صوفی بماہ ربیع الاول ۱۲۹۳ سنہ ہجری

پیرایہ اختتام در بر کشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس از حمد شاهنشه لایزالی | که تخت دوامش بود عرش عالی

ثنا میکنم شاه گیتی ستان را | که زو فخر و ناز است هندوستان را

ولیعهد انگلند شاه معظم | پرنس آف ویلس است نامش بعالم

ز پایش بشد پایه برتر سران را | ز رایش رفاه و رعایت جهان را

ز نونش نکوئی و نام آوری بین | ز بینش سر سروری راست آئین

بدان آف را کلمهٔ اتصالی | هم او نیست از حسن ترکیب خالی

الف اوج و اقبال او را فزوده | ز فایش فراست تفاخر نموده

زوادش وفا وعده اش را قرین شد — زیا یاری او بیاران یقین شد

زلامش به لندن فزون شد لیاقت — رسیدش سریر ولایت سلامت

زهی نام نامی که هر حرف خاصش — بیک خلق مخصوص و اختصاصش

جگر بند وکٹوریه جان عالم — کزو باد سر سبز بستان عالم

ز پیشانی او عیان فر شاهی — سر او سزاوار صاحب کلاهی

کلاهش چو اکلیل گردون منور — سپاهش ز انجم بکثرت فزون تر

سپهر جلال آسمان نبالت — خط استوار جهان اصالت

مهین اختر برج اجلال و دولت — بهین گوهر درج اقبال و حشمت

سزد تکمه کرته اش مهر انور — هلال گریبانش ماه منور

ز جوزا کمر بند خاص میانش — بود برق شمشیر بران در میانش

هم استار آف انڈیه بدر کامل — بود هاله بدر هار و حمائل

چنان بخت او کرده کرسی نشینی ‌ ‌ ‌ ‌ که شد عرش و کرسی به پستی گزینی

بدربار چون مه بجاه و تحشم ‌ ‌ ‌ ‌ رئیسان و رایان بگردش چو انجم

به کلکته و بمبئی بزم عیشش ‌ ‌ ‌ ‌ که جمشید ز اقبال بگرفته جاش

به گلگشت هند و دکن عزم کرده ‌ ‌ ‌ ‌ کدیور صفت در چمن عزم کرده

چگویم سرور و نشاط زمن را ‌ ‌ ‌ ‌ بهار دگر گشته هند و دکن را

تماشای تعظیم گاهش چه پرسی ‌ ‌ ‌ ‌ ز توقیر و تکریم جاهش چه پرسی

همه راد و داد و ز راهی براهی ‌ ‌ ‌ ‌ بسوئی که سازد برحمت نگاهی

نمودند وا دیده ها نرگس آسا ‌ ‌ ‌ ‌ بذوق تمنا به شوق تماشا

قدم زد بهر جا که آن شاهزاده ‌ ‌ ‌ ‌ دو صف حاکمان همچو سرو ایستاده

بوفق مراتب بوفق درائج ‌ ‌ ‌ ‌ بقانون فرمان و دستور رائج

مشرف شدند از ملاقات شاهی ‌ ‌ ‌ ‌ مفخر شدند از عنایات شاهی

مبارک شود مقدم او زمین را — حقوق ار رساند نظام دکن را

کز آن حیدرآباد آباد گردد — رعایا از و خرم و شاد گردد

همه فیض یابند از فیض عاشر — بماند به نیکی درین ملک نامش

اگر حیدرآباد دیدی بدیدی — بکنه مراد کلامم رسیدی

که اینجا ز هر جا کسانند چندان — ز مدراس و هندوستانند چندان

چه هندی چه شامی چه رومی چه زنگی — چه ایرانی و کابلی و فرنگی

درین ملک هر کس گذر مینماید — بهر حیله بس گذر می نماید

امان است این شهر خلق خدا را — نگفتم براه تکلف خدا را

نگفتم ز بهر رعایای اینجا — نه بر گفته جنگ و دولای اینجا

فقط کردم از حال این ملک آگه — که تا داند این امر پوشیده را

بدین ملک چشم ترحم کشاید — گر انصافی و عدل نماید نشاید

شود فیض جاری ازین فیض عامی — بگیرند خلق خدا نام نامی

چه باشد عجب عرض من گر پذیرد — یکی ملک بخشد دو صد ملک گیرد

نباشد به دنیا به از حق رسانی — که از حق رسانی است این حکمرانی

اگر شاه را عدل و انصاف باشد — نه این صاف گوئی من لاف باشد

تو باقی مگر مرد الطاف هستی — عجب نکته سنج و نزاکت پرستی

چه دانی که از عدل و انصاف گوئی — به این خوش بیانی کنی صاف گوئی

بلی عدل و انصاف آن شاه ذیشان — هویداست مانند مهر درخشان

چگویم که چون سکهٔ او روان شد — چسان زیر حکمش تمامی جهان شد

چسان داشت ته نامه هر شهریاری — چو تقویم پار از چه نامد بکاری

نه از جور حکمش کسی خوار گشته — ز بدکاری خویش بیکار گشته

عملها نمودند دور از قوانین — خللها نمودند در نسق و آئین

بفرط نفاق و براه شرارت — یکی دیگری را همی کرد غارت

به انبوه قزاق و فوج قشونها — نمودند باهم عبث کشت و خونها

نظام اندران وقت کم دست یاری — ازان میکند تا کنون شهریاری

چنین امن در هند گاهی نگشته — چو او معدلت سنج شاهی نگشته

بعهدش چنان عام شد پاسبانی — که خود میکند گرگ بز را شبانی

چنان صعوه را حفظ جان مینماید — که بازش بچنگ آشیان می نماید

همه بوم ویرانه آباد گشته — فقط خانهٔ بوم برباد گشته

بهر ملک شد جاده آنسان مصفا — که ره میرود دیده بربسته اعما

دو جانب درختان اقسام بنگر — که در تاب خورشید چسان سایه گستر

چنان بسته بهر خبر تار برقی — که غربی شد آگاه از حال شرقی

هم از بحر و بر شد خبر تا ولایت — وز آنجا بگیتی نموده هدایت

چنان گفتگو می کنند خلق باهم / که حینی نگویند مغیبات را هم

هم عاشق ز معشوق خود کام گیرد / که صد بوسه یکدم به پیغام گیرد

روان کرده پل دو خانی بد انسان / که زو زحمت بعد ره گشته آسان

چو تخت سلیمان روان بر زمین شد / ازو ملک عالم بزیر نگین شد

چنان حامل سنگ و اثقال گشته / که هر کس ازو فارغ البال گشته

ز فیضش سبکدوش گردیده حیوان / ز سود وش گرانمایه گشته صد انسان

ز سٹیم انجن گرفتند قوت / کجا زور بازو کجا زور حکمت

ازان زور هر کار حرفت قوی شد / چگویم جهان کهن را نوی شد

رسیده بدان گونه صنعت به پایه / که بربسته نقاش تصویر سایه

گرفتار شد عکس قدرت بحکمت / ز بهزاد و مانی ربودند سبقت

بهر کار شد ختم صنعت فزائی / درین عصر حق کرده قدرت نمائی

هم از گیاس شمعی نمود پیدا | که مهتاب بر شعله اش گشته شیدا
نه تار فتیله نه موم و نه روغن | فقط گشته چون بخت آن شاه روشن
فروغش ز یکجا بصدها مکان شد | تو گوئی که چون آب آتش روان شد
نیش چون نل آب از دیده پنهان | ضیائی چو نور تجلی نمایان
بهر شهر کان روشنی بر زمین شد | زمین را شرف بر سپهر برین شد
بدان گونه پل بست گنگ و جمن را | که حاجت بکشتی نمانده زمن را
بهر جا شد از چشمه ها آب جاری | ز میر آبی اوست این تازه کاری
بهر خانه نهری جدا شد روانه | که چون صحن باغ است هر صحن خانه
شفاخانه بهر علیلان مفلس | پی بیکسان و غریبان مدارس
بهر ملک و هر شهر تیار گشته | بس آسائش خلق بسیار گشته
گرش پاس این ملک در دل نبودی | به این سو نه روئی توجه نمودی

ز دریا بخشکی چراگشته داخل
اگر خشک اثر نسازد چه حاصل

رعایت نماید بحق رعایا
سفارش نماید برای برایا

دوا هر درد دل و جان نماید
روا حاجت مستمندان نماید

گر این امر کنون خاطر نبودش
ازین آمد و رفتن آخر چه سودش

تو باقی عجب شخص عجلت گزینی
ترا صبر نامد که انجام بینی

خبردار حرف سوال بر آری
که خود میکند شاه حاجت بر آری

خدایش در آفاق پاینده دارد
بود تا جهان در جهان زنده دارد

بفضل مسیحا و افضال مریم
برو ظل وکٹوریه باد دایم

که او مامکه هست و عالم چو طفلان
جهان همچو مهدست و مهد جنبان

بس این ملکه باد و این ملک ملکش
جهان باد در زیر فرمان کلکش

خاتمة الطبع

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام

علی رسوله محمد واله واصحابه وازواجه وذریاته اجمعین

اما بعد بر رای بیضا ضیای سخن سنجان عالی فکر مخفی نماند که

این نامهٔ نامی که در تهنیت تشریف آوری جناب شاهزادهٔ

پرنس آف ویلز صاحب بهادر بکشور هندوستان چکیدهٔ کلک

جواهر سلک حکمدهٔ سخن راساق راجه **باقی** دام حشمته و قباله

در مطبع مفید عام باهتمام احمد خان متخلص به صوفی مطبوع گردید

اگر سخنوران برین نامه نظر تعمق خواهند کشاد داد سخن خواهند داد

آنرا که سری به نکته دانی است   داند که چه ریزش معانی است

حالا چند رباعیات از دیوان جناب ممدوح در خاتمه این نامه

می نگارم تا قافیه سنجان از لطافت اقسام کلامش حظی وافر

بردارند واین چند اشعار را از معدن طبع وقادش انموذجی

پندارند عمنه وکرمه

کاتبه کمترین محمد مبین لکھنوی ابن مولوی محمد هادی علی خوشنویس مرحوم

رباعیات

ایوان رفیع و قصر و گلشن چه کنم
در منزل بی ثبات مسکن چه کنم
رفتند و گذاشتند یاران همه را
انان چه نموده اند تا من چه کنم

ولہ

در کون و مکان زین و آن هیچ مگو
هیچ ست همه کار جهان هیچ مگو
خود هیچ بدُسی و باز خواهی شد هیچ
ای هیچمدان هیچ مخوان هیچ مگو

ولہ

احوال جهانیان بدیدیم بسی
هر کس بخیالی ست و فکر هوسی
در ظرف زمانه یک دلی باقی نیست
افسوس که نیست اندرین خانه کسی

ولہ

تا در عدم و وجود ہستی ہستی | ہموارہ تو در نفس پرستی ہستی
اندیشہ ہست و نیست در دل مگذار | کز روز ازل ہر آنچہ ہستی ہستی

ولہ

من پیرو حضرت فرالدینیم | عطار شدہ است مرشد دینیم
بوئی دارم ز طبلہ توحیدش | یا بادینیم شما ریا بیدینیم

ولہ

سودا زدہ آمدم ز کوی عطار | دارم نظری بصدق بوی عطار
چون عطر دماغ دل پریشان دارد | پر ہست مشام من ز بوی عطار

ولہ

جز نقص بہیچ مایہ بہبودی نیست | سودا چکنم غیر زیان سودی نیست

بازآر دل خویش که بازار جهان | خوابست و خیال و این دو را بود نیست

ولہ

من زله ربای حضرت عطارم | صد طبله مشک هست اندر بارم
بوی دارم ز نافهٔ اسرارش | منت نبود ز آهوی تاتارم

ولہ

جانانه ز دل گذشت و درد دل باقی است | رویش همه جا
در سینه دلم بشکل بسمل باقی است | سرگرم فنا
او رفت و بوصل رفتگان شد مسرور | تا صبح نشور
آنکس که باو نگشت واصل باقی است | صد وا ویلا

ولہ

نه بزم بود نه من ملاقی باقی | نه جام و نه شیشه و ساقی باقی

خمار و خم و خمکده هستند خراب — یک نشئهٔ وحدتست باقی باقی

ولہ

نه جان و نه تن نه روی ابرو باشد — نی تاب و توان نه زور و بازو باشد

هست همه نیست است اما باقی — باقی باشد کسیکه با او باشد

ولہ

بود همه را مدار بر نابود است — نابود است انچه در نظر با بود است

بود از نابود گشت و نابود از بود — هستی همه غفلت تو و ما بود است

ولہ

گاهی بحصول آرزو ها شادم — گاهی بوقوع رنج و غم ناشادم

زین هر دو گریه نیست تا زیست مرا — یا ناشادم درین جهان یا شادم

ولہ

تا کی بغم وجود باشی مغموم | انجام تو بود ز ابتدایم معلوم
راز عدم و وجود گر شد مفهوم | موجود تمام ہست باقی معدوم

ولہ

عالم ہمہ غرقۂ فنا خواہد شد | واین طرفہ کزین فنا بقا خواہد شد
زین فانی و باقی و دزین بود و نبود | حاشا ادراک آشنا خواہد شد

ولہ

باقی نہ منم نہ تو بمانی باقی | جز ذات خدا ہیچ ندانی باقی

زین ہستی و نیستی تحیر دارم
باقی فانی است عین فانی باقی

تمت

نظم دلکش بخطاب شهنشاهی حضور ملکهٔ معظمه دام اقبالها از راجه باقی

کنون بر شنیدم شهنشاه شد — دلم زین حقیقت نه آگاه شد

شهنشاه یورپ شدن مشکل است — وگر بهر هند است بیحاصل است

که در خطهٔ هند یک شاه نیست — پس این اشتهار شهنشه زچیست

بشد باغ دهلی زبون تر ز راغ — نمودند مدراس را بی چراغ

اوده شد پراگنده چون نام خویش — رسیده شه او به انجام خویش

گجرات و لاهور و ملتان چیست — بیان کن که راجا و سلطان کیست

چه غمناک شد راجهٔ ناگپور — بشد دور از ملک میسور سور

چنان بانگ فریاد زد هولکر — که گوش فلک گشته از هول کر

ز مرهٹ چگویم که گمنام شد — ز رانا چه پرسی که ناکام شد

فروغ حکومت به اندور نیست — کسی را فراغت باین دور نیست

بڑوده بروده شد ناتمام — بی غصب گشته است ملک نظام

کسانیکه باقی حکومت در اند — بحق قدامت وظیفه خور اند

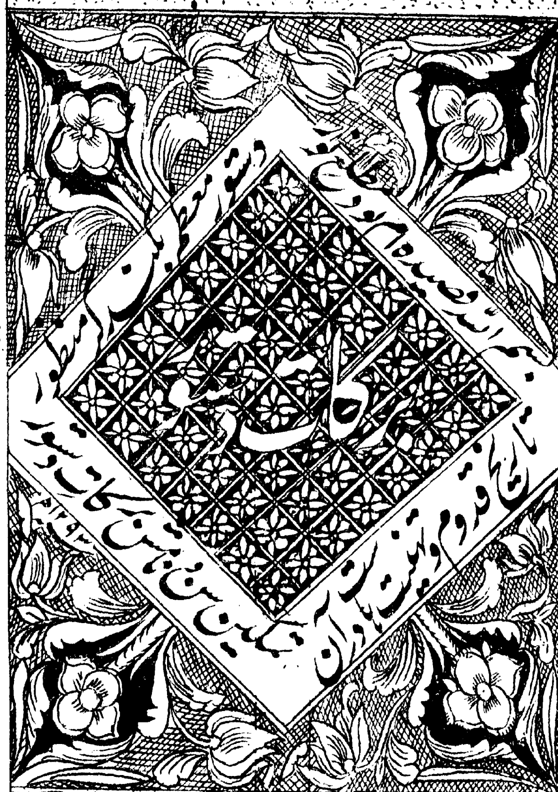
شهنشاه را تاج بخشی سزا است — ز شاهان اگر باج گیرد رواست

به انصاف گر حق رسانی کنند — به اولاد شاهان ریاست دهند

به ملک شاهی مقرر شود — جهان را سر انجام دیگر شود

در آن وقت این نام با نامی است
وگرنه فقط لفظ بیمعنی است

قصیدہ تاریخ و تہنیت مسمیٰ برکاتِ دستور



گذرانیدہ منشی پھول لال صاحب تمکین سلمہ اللہ تعالیٰ



ع ۱۸۷۶	تا سوی یورپ از دکن صیت وقاری ببر	حبذا اعزاز و گوئی مرحبا عزم بلند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	کرد سیر بحر و بر شایان بسان آفتاب	شکر للہ آمد از لندن وزیر ارجمند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	سعد آمد سعد آن مختار ملک آصفی	سعد سر سالار جنگ آمد بملک آن سر بلند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	صد سپاس آمد وزیر اعظم شاه دکن	پر طرب اهل دکن ها کوس شادی می زنند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	آمد او پیشک چو در تاریک شب ماه منیر	آمد او زانسان که در بیجان تنی روحی دمند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	گشته یکایک خشک و هم بی و دکن بی آب بود	ابر رحمت آمده گویا سپاس حق کنند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	خوش بمقصد آمده نواب سالار جنگ	وا بشد گوئی گل مقصود یکایک مستمند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	امتحان کرد او بآب و تاب گرم و سرد را	بحر و بر همچون صبا پیمود او بس پست و بلند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	حق چنان بهر نظام ملک شاه کامجو	محنتی کرده گوارا پاک طبع حق پسند	۱۲۹۳ ھ
ع ۱۸۷۶	کرد ادا در طاعت شه طاعت یزدان همین	جمله حکم فسیروا را بشد او کار بند	۱۲۹۳ ھ

ع ۱۸۷۶	سیر فرموده جهان کارنمایان کرده خوب	هر کجا هم کرده او نام ولی نعمت بلند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	در ربیع الاول و اپریل خوش عزم جزیل	ماه شعبان و اگست آمد هم آن طالع بلند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	پنج ماه کامل آن مهر از فتوت کرد سیر	بس عجائب ها ز اشیا دید با خاصان چند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	مصر دیده هم عدن پیرس اٹلی دیده خوب	روم دیده و دیده صد رلندن و اسکاٹ لینڈ	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	التقای شاه هر ملکی بصد بهجت بره	دید سائر مرزبانان را بهم دل پسند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	جا بجا تعظیم وی هم میهمانی هر کجا	هر کسی شایک سلامی از وی کاربند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	بر کوئن وکٹوریه شاه شهان بر دنیای	صد جهان آمد از الطاف شهنشه بهره‌مند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	اختلاط ویلس آن شهزاده نیکو سیر	اتحاد از جمله سرداران که مانوس هم اند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	کرد شاهنشه زبس وی کرم مهمانیش	بهر شاهنشه نمود او میهمانی سازمند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	شد چنان مهمانی شایسته بس مقبول شاه	خاصه هندی مرکب اطعمه با ملح و قند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	شه لقب کردش نکو نیک استحاف همه گر	از مزید الطاف آن شاهنشه آمد سربلند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	شد ز آن روشن گهر کاریکه از بس آب و تاب	وانما آنسوی دریا بار هم نامش برند	ھ ۱۲۹۳
ع ۱۸۷۶	از ازل تقدیر و تدبیر شهان با هم جب	مدعا را پیش بین رای رسائی کند	ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ حبذا رای رسای اوج انور طالعش — مرحبا جاه و جلال و حشمت و عزم بلند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ سربلند آن عزم و نی شست در پی پرسش بلا — کو نصیب دشمنان از زنیه بر پا شد گزند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ زحمت پاپش همانا حکمت یزدانی است — تا که هم بوده بپا سامی سران گردن نهند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ باشد در هند و دکن مثلش کسی کارگر — این همای مقصد محمود افتادش بلند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ ملک لهائی و جانب نیک شد تسخیر وی — رانده از بس همچو سکندر به بحر و بر سمند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ در ثلاثه از سنه جوئید زانصاف اگر — حق چنین نبود همایش زیر این نیلی پرند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ از پی عین الکمال بخت بیدارش مدام — مردمان چشم مهر و ماه اقسام سپند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ سیکند تمکین دعا و شکر وی شام و سحر — جاودان از عنصر او دور باشد هر گزند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ بعد مقدم گشته قدرسی گوم ز جشنش منکسل — شد بالطاف از جناب حق عطا صحت سند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ شد بمقدم عید شعبان و بصحت عید فطر — عید بر عید این همایون جا پر عیدش سازمند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ با رفیقان نیک شاد آمد باند شاد تر — شاد از لطفش همه احباب عیدایش شدند ھ ۱۲۹۳

ع ۱۸۷۶ شاهد اینجا بر سنین مقدمش هر مصرعم — عیسوی اول دوم هجری بمقصد بشمرند ھ ۱۲۹۳

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم

در حمد باری تعالی

کیستم من بخویش حیرانم | از کجا آمدم نمیدانم

سبب آمدن نشد معلوم | باز رفتن چرا است نامفهوم

از که پرسم که چون من اند همه | قیدی محبس تن اند همه

نه رهی پیش و نی دری بانشاست | نه کسی از دان این راز آگاست

نیست پیدا از رفتگان اثری | تا به پرسم از آن طرف خبری

که چسانست عالم بیچون — چون شود آگهی چه سازم چون

عقل را نیست اندرین ره راه — فهم و هوش کسی نشد آگاه

یا الهی بجز عنایتِ تو — نرسد کس به کنه قدرت تو

یا الهی بده تو آن توفیق — که صفات ترا کنم تحقیق

یا الهی چه حمد خواهد ساخت — آنکه خود اصل خویش را نشناخت

یا الهی کند چه نعت رسول — وانکه خود گمره است و نامعقول

یا الهی بجز تو راهم نیست — جز درت پشتی و پناهم نیست

یا الهی بجز تو نیست کسی — که باو ملتجی شوم نفسی

یا الهی دلی بده پر درد — که کشم در غم تو نالهٔ سرد

یا الهی غریق عصیانم — از تو باشد امید غفرانم

یا الهی نه خوبم و نی زشت — قهر تو دوزخ است و مهر بهشت

یا الهی هر انچه خیر و شر است
همگی از قضاست و ز قدر است

یا الهی چو اختیارم نیست
با همه کار و بار کارم نیست

یا الهی ثنای تو چکنم
شکر فضل و عطای تو چکنم

یا الهی هر انچه می خواهی
میکنی زانکه خود تو آگاهی

یا الهی چه خواهم از دنیا
گر توام جز تو نیست حرص و هوا

یا الهی چه خواهم از تو من آه
میکند خواهش تو خواه مخواه

غزل

یا الهی جهان برای من است
در رضائی تو گر رضای من است

یا الهی تو ئی حکیم شفیق
درد خود ده که این دوای من است

یا الهی نه برق بیتاب است
شعلهٔ آه جان گزای من است

یا الهی غریو رعد کجاست — شور فریاد هایهای من است

یا الهی بقای باقی بخش
عین فانی است کاین بقای من است

اظهار مذهب

همه مردم به کثرت و قلت — خصم یکدیگر اند در ملت

هر یکی را دلیل و برهان است — هادی هست و پیر ایمان است

همه را با نیاز و عجز و خضوع — بی گمان جانب حق است رجوع

هیچ کس منکر خدائی نیست — پس به نزدیک من جدائی نیست

نه کسی هست منکرِ خلّاق — نه کسی هست کافرِ رزّاق

مذهب من مپرس ای باقی — هست پیر مغان من ساقی

ملتم رندی است و مینوشی — شغل من مستی است و مدهوشی

قبلهٔ من خم است و خمخانه
چشمهٔ زمزم است پیمانه

غزل

عالم کشف عالم آب است
ذکر من ذکر بادهٔ ناب است

غیر می کی قرار می گیرد
بادهٔ اکسیر دل چو سیماب است

ای مغان جز رخ تو رخ نکنم
قبلهٔ روی ابروی تو محراب است

ساقی می ده که خوش‌نشینان شوم
کفر و ایمان فسانهٔ خواب است

ساقیا هر چه باقی است بریز
که دلم بیقرار و بیتاب است

آدمی بدترین حیوان است
گر نه حق بین شود کی انسان است

آدمی صرف پینی و گوش است
گاو را بار خلق بر دوش است

گر نکردی به پشت خویش سوار
قطع بُعد زمین شدی دشوار

گر نه زینگونه قلبه ران گشتی
تخم هر قوت رائگان گشتی

ماده گاو شیر داده بخلق
روغنش نیز گشته لذتِ حلق

هم زبانش درست گو نشد است
گوش او هم بدی شنو نشد است

هم ز کذب و فتور آزاد است
هم ز کبر و غرور آزاد است

تا حیات است کارساز زمن
بعد مردن غذای زاغ و زغن

لحم حیوانست قوت هر ذی روح
پشمش بهر گلیم ساز فتوح

استخوان زیب دسته افزار
پوست حفظ قدم ز هر آزار

ز بُز و گاو فیض ها جاری است
آدمی درپی دل آزاری است

آدمی زیر دست حیوان است
نه که حیوان علف خور انسانست

به سرشت سگ است خوبی وفا
کار دربان نموده آقا را

کار خالق تو گو چه ساخته ٔ — غیر نرد دغا چه باخته ٔ

فعل انسان هست با نیاز شدن — نه که مست غرور و ناز شدن

زیب انسان ز معرفت کوشی است — نه که عصیان و حق فراموشی است

نام حق کردن هست ورد زبان — نه که این فحش گوئی و هذیان

دیده از بهر دید اسرار است — نه که بهر نظارهٔ یار است

بشنو از اهل دل حکایت ها — تا کجا بشنوی شکایت ها

دست بهر دعا بلند کنی — نه که بهر جفا بلند کنی تو

پا برفتار راه خیر خوش است — نه به گلگشت باغ و سیر خوش است

زیست بهر خدا پرستی هست — نه که بهر هوا پرستی هست

جان بسبحان آفرین نثار کنیم — نه که بر هر حسین نثار کنیم

دل ما منزل خدادانی است — نه که جای فساد شیطانی است

به چنین شیوه‌ها که انسانیم
بخدا ننگ و عار حیوانیم

اگرت نیست خوی انسانی
چو بهیمی بهره‌ی انسانی

بلکه زان نیز بدتری در کار
که ورا نیست خود سری در کار

کی ز حیوان فساد و شر آید
از تو هر آن فساد و شر زاید

ز بز و گاو نیز بد باقیست
گر دو فتنه و حسد باقیست

غزل

نور معنی بنور انسانست
گر نه بیند قصور انسانست

این همه دیها که یافت وقوع
هم ز فهم و شعور انسانست

ریشه‌ی تخم معنی تحقیق
بزمین‌های شور انسانست

خوی انسانیت نمی‌بینم
گم ز عالم شعور انسانست

ورنه حیوان ازوست افضل تر / آدمیت ضرور انسان است

همه غیب وشهود گر بیند / پیش این چشم کور انسان است

گاو وخر را حساب باقی نیست

به قیامت نشور انسان است

بود مردی خجسته نیک اطوار / خدمت سالکانش بود شعار

همه با اهل درد میلان داشت / لذت چاشنی عرفان داشت

هر سحرگاه طشت پر حلوا / مهر آسا ز فرط مهر وصفا

نذر ارباب دل بجای طعام / ساختی تا شوند شیرین کام

به سر راه دید درویشی / عاقبت بین و عافیت کیشی

که رخش از طپانچه گلگون بود / گوش او هم بزخم پرخون بود

اولش داد لقمهٔ حلوا / بعد ازین عرض کرد کی مولا

سرخ را کلف ز پنجه کیست — گوش معنی نیوش رنجه چیست

گفت درویش هر که حلوا داد — هم از و سر زدست این بیداد

گوش بشکست و کام شیرین ساخت — هر که آن ساخت هم این ساخت

آن وفا کیش زین سخن ترسید — هیچ در کنه سخنش نرسید

گفت والله من نمیدانم — ثم بالله از غلامانم

کمر خدمت تو بربستم — از مریدان درگهت هستم

چه قدر شوخ و بی ادب باشم — که چنین رنج را سبب باشم

عذرها کرد با هزار اصرار — لیک نشنید جز همان تکرار

نه دلش شد ز طعم حلوا شاد — نه ز رنج طپانچه اش فریاد

عارفان خیر و شر یکی دانند — سبب نفع و ضر یکی دانند

دوست دشمن ز هم جدا نکنند — بخدا جز خدا خدا نکنند

نشه را از خمار می جویند | خار را هم بهار میگویند
رنج و راحت نمی کنند جدا | فقر و دولت نمی کنند جدا

نغمه زیر و بم یکی ساز هست
یعنی این بیش و کم یک آواز است

غزل

عارفان را حساب یکسان است | سایه و آفتاب یکسان است
جرعه نوشان بزم وحدت را | درد و صاف شراب یکسان است
آشنای محیط شو دریاب | موج و سیل و حباب یکسان است
نیست گر فرق مهر و کین در دل | لطف و عتاب یکسان است
هان نه یک پرده است این آواز | هر سوال و جواب یکسان است
چشم وحدت نظر اگر داری | برگ کاه و کتاب یکسان است

بیش و کم زاعتبار صفر افزود
که احد در حساب یکسانست

گر ز معنی نیافت آگاهی
آدمی باد و آب یکسانست

نیست گر فرق خیر و شر باقی
هر ثواب و عذاب یکسانست

پایهٔ عمر هست بی بنیاد
لو فرضنا که مرگ فرصت داد

قید صد سال عمر هست بنام
گر به بینی حساب تا انجام

رفت پنجاه هر شبان در خواب
تلف سی به طفلی است و شباب

بست در ضعف و ناتوانی شد
باقیی عمر جمله فانی شد

بعد هشتاد سال کس چکند
غیر جان پروری هوس چکند

هر نفس عمر را غنیمت دان
مفت فرصت شمار یک یکان

چند دانی که عمر خود چندین است
بقیاس و گمان تو نفرین است

چند گوئی که عمر من شصت است
این نه دانی که شصت هم رفت است

غزل

به تغافل مدار عمر مکن
زینهار اعتبار عمر مکن

باد تند خزان مرگ آمد
اعتماد بهار عمر مکن

هیچ هیچ است هیچ هیچ یقین
به ثبات و قرار عمر مکن

می برد نقد زیست دزد قضا
خانه بر رهگذار عمر مکن

پایه ناپائدار هست این را
جا به زیر حصار عمر مکن

هر نفس میرود گسسته عنان
تکیه بر اعتبار عمر مکن

چه نمائی حساب تضعیفش
نیست باقی شمار عمر مکن

هوشمندی ز عارفی پرسید
صحبت کیست در زمانه مفید

داغ پهلوی کاملان باشم
یا که دمساز شاغلان باشم

با ورع پیشگان بگیرم خو
یا که با زاهدان زنم زانو

یا ز مجذوب انس بگزینم
وحشت او ز چیست دربینم

صرف با صرفیان زمانه کنم
فاعل و فعل را بهانه کنم

یا که با منطقی جلیس شوم
یا که با فلسفی انیس شوم

یا به نحوی به نحویان مانم
که ضمیر ضمیرشان دانم

همردیف سخنوران باشم
یا که هم بزم همسران باشم

با که باید نشست در دنیا
صحبت کیست افضل و اولی

گفت اُنست ز روح باید ساخت
خاک بر خاکیان توان انداخت

قرب جسمانیت ملال دهد
قرب روحانیت کمال دهد

قرب حق عین وصل جانانی است | قرب تن آفت تن آسانی است
ساغری نوش کن ز بادهٔ لا | تا کنی فهم معنیِ اِلّا

چند مالوف ما و من باشی
چند مصروف جسم و تن باشی

غزل

ای ز هستی غبار خویشتنی | پردهٔ یار غار خویشتنی
شد حجاب تو بودنابودت | از میان خیز یار خویشتنی
دل مصفّا کن و تماشا بین | که خود آئینه دار خویشتنی
دل پر داغ خویش را خون کن | که سراپا بهار خویشتنی
ذات خواهی صفات را بگذار | چند در اعتبار خویشتنی
چند با این و آن شوی مشغول | دشمنِ روزگار خویشتنی

به تو ئی و منی هزار افسوس | رهزن رهگذار خویشتنی

ز سفید و سیاه کارت چیست | که تو لیل و نهار خویشتنی

شش جهت یک جهت شود باقی
یکدمی گر دو چار خویشتنی

خسروی شد به عارفی چو دچار | حال زارش نمود استفسار

که شدی از جهان چرا آزاد | خانه را از چه کرده برباد

از چه آواره گرد حیرانی | از چه سر در سر پریشانی

ابر سان غیر گریه کارت نیست | جز نم اشک در غبارت نیست

که خزان داد رنگ باغ ترا | که نمک ریخت زخم داغ ترا

همه تن از چه داغ درد شدی | از چه سرگرم آه سرد شدی

عارف از درد ناله زد بجواب | کاین چنین از غم منت چه حساب

حال من چیست حال خود بشنو — چشم غفلت گشا و آگه شو

که ز عمر تو مانده است قلیل — دل آگاه من شده است دلیل

تا چهل روز هست بزم حیات — پس ازان بچشی شراب ممات

گر نمیری بیا به پیشم باز — تا بگویم حقائق این راز

شاه زین گفتگو ملول گشت — رفت در گوشهٔ خمول نشست

زار و زرد و نحیف و لاغر گشت — زین غم و درد حالش ابتر گشت

با هزاران خرابی و خواری — منقضی شد زمان دشواری

باز در پیش آن فقیر آمد — ز غم و غصه بس دلیر آمد

گفت امروز روز موعود است — بکفم نقد زیست موجود است

نشد از حال تو خبر معلوم — نشد آن رمز گفتگو مفهوم

گفت افسوس غافلی تو هنوز — با چنین علم جاهلی تو هنوز

ای تغافل منش پریشان کار
غم یکروز مرگ کردت زار

منکه هر روز مرگ می بینم
چه عجب گر همیشه غمگینم

هر کرا روز مرگ در نظر است
عالمش غم سرای پر خطر است

آدمی روز مرگ گرداند
بهوس کی چنین پر افشاند

باقیا جز فنا به عالم نیست
آنچه در هست هست جز غم نیست

غزل

جوش هستی تمام جوش فناست
شور عالم همه خروش فناست

هاله دور عالم ایجاد
حلقهٔ گوشوار گوش فناست

ساغر واژگونهٔ گردون
بر کف دست میفروش فناست

رخت هستی عالم تکوین
هر قدر هست بار دوش فناست

عالم هست نیست خواهد شد — این سخن بر لب خموش فناست

همه خواب و خیال میدانند
باقی آنرا که فهم و هوش فناست

جمعی از مطربان خوش آهنگ — با دف و نای و بربط و سارنگ
با رباب حضور شاه شدند — نغمه تر زهر مقام زدند
شاه زان نغمه بسکه شادان گشت — گوهر افشان چو ابر نیسان گشت
حکم در داد ساز هر یک را — پر جواهر کنند و دُر آنها
دف که موضوع بُد بصورت طشت — بی تکلف ز سیم و زر پر گشت
خم مردنگ نیز بی دشوار — گشت مملو ز شربت دینار
موج زن گشت کاسهٔ طنبور — ز آب گوهر بخشش موفور
شاه پر سیم کیسهٔ سارنگ — پر جواهر بگشته دامن چنگ

برکف دست هر جلاجل هم | بود از فرط فیض صد درهم

شست زنگوله نیز پرگوهر | شد ز لطف شه کرم گستر

نی زنگی نای و از مقسوم | مانده ز انعام شاه خود محروم

همه در ساز عیش زان انعام | گشته نائی ز درد و غم ناکام

باز روزی سرود نغمه زدند | ناپسند مزاج شاه شدند

مورد هر عتاب گردیدند | ساز وار عذاب گردیدند

هر یکی را بسر نگون کردند | ساز هر یک فرو بکون کردند

دف و مردنگ و بربط و طنبور | نه فرو رفته زینها را از زور

صاف آن نی بکون نائی شد | طرفه سامان بیحیائی شد

کرد بیچاره دلکشی بسیار | از همه بیشتر زبون شد و خوار

عبرت افزاست کاروبار جهان | همه رسوائی است کار جهان

گر زمین را به آسمان دوزی
نه دهندت زیاده از روزی

غزل

سعی بیجا مساز در دنیا
به هنرها مناز در دنیا

عرصه تنگ است و راه ناهموار
چه کنی ترک و تاز در دنیا

تا توانی بکار عقبی کوش
چند این حرص و آز در دنیا

نفسی بیش نیست گر بینی
چیست عمر دراز در دنیا

گر به عقبی فراغ می خواهی
بایدت احتراز در دنیا

مردمی آواره گرد صحرا بود
غافل از رنج و درد دنیا بود

در پی او شتافت پیل بلند
که رساند به آن غریب گزند

مرد خائف در فرار کشتئ — خاست افتاد خاست باز رفتی

رفته رفته رسید بر چاهی — که مر او را نبد جز او راهی

پیل بر چه نشسته در قابو — ساخت خرطوم خود چو او درو

بود آن چه سیه چو قسمت او — دو شجر رسته بد در آن ز دو سو

این چو حبل المتین رسید بدست — چار و ناچار بر دو شاخ نشست

خواست تا خوب حال در بیند — هر چه باشد درست بنشیند

جانب راست چون نمود نگاه — دید موشی بزرگ و جثه سیاه

بن آن را بکنده است تمام — ریشه مانده مثل رشته خام

جانب چپ نظر نمود بدید — موش دیگر عظیم و جثه سفید

آن هم از ضرب تیشه دندان — بیخ آن شجره خورده صورت آن

به ته چاه دید و جست پناه — بود مارے بزرگ در ته چاه

دو زبانش زبانهٔ آتش | یا مگر تازیانهٔ آتش

چشم او اخگر عذاب النار | دم تفتش همه دخان و بخار

چار سو بسته دیده راه نجات | هالم و خسته شد ز بیم حیات

سوی بالا نمود سر ز افسوس | گشته از حال زار خود مایوس

ناگهان قطرهٔ ز شهد چکید | در دهانش چو طعم شهد بدید

لذت او ز رنج و دردش برد | هیچ هیچ آورده بی عسل میخورد

شهد تا زان شجر بکامش ریخت | بند اندیشه اش ز کف بگسیخت

گوئی این شهد چون بکامش رفت | می مقصود زو بجانش رفت

چیست آن شهد لذت دنیا | چیست آن مار آفت عقبی

چیست آن هر دو موش روز و شب اند | همه قطع حیات را سبب اند

چیست آن پیل صورت موت است | که ترا در پی است و بی صوت است

چیست آن چاہ حوضۂ دنیا | کادمی راست اندرو ماوا

بچنین چار موجۂ آفات
گشتہ حیف مائل لذّات

غزل

بچنین روزگار ای غافل | میکنی اعتبار ای غافل
غار دہرست تیرہ و تاریک | نیست کس یار غار ای غافل
گو کہ ہستی بصد سرور و لیک | با بلائی دو چار ای غافل
پیل مست اجل ترا روزی | میکند تار و مار ای غافل

کار از دست رفتہ باقی نیست
رفتہ دستت زکار ای غافل

شاہی اندر زمانہ باغی داشت | کہ از وقت افراغی داشت

به تفرج گهی بباغ رفتی | گرد خاطر ز سیر او رفتی

گلبنی نورس اندر وی بودی | کاندر و پای حزن فرسودی

پیش تر زانکه گل دهد گلزار | از دل آن گلبنش بکندی خار

هر گلی کش بر آمدی بظهور | باغبان میرساندیش بحضور

روزی آن باغبان شد اندر باغ | تا کند از گل شگفته سراغ

بلبلی را بدید کز هر سو | برگ گل بر از شاخ هشته فرو

عالم اندر دو چشم او شد تار | کارش از دست رفت و دست از کار

بیخودانه بخویش آمد تفت | برق آسا بخدمت شه رفت

بار چون یافت او بخدمت شاه | کرد شه را ز نقل گل آگاه

گفت شه کاین کمی بپیش رسد | بلبل اندر سزای خویش رسد

چون از این در گذشت روزی چند | گشت بلبل بدام غم دربند

رفت وشه را ز حال آگه کرد — که ز بلبل بچرخ برد م گرد

پسرم در کمین گه او بود — پر او را بخون او آلود

شاه گفت این به آن خویش رسید — آخرش نیشتر بریش رسید

آنچه با خلق روزگار کنی — عامل خویشی ار هزار کنی

پسر با غبان بباغ اندر — شبی آمد غنود تا به سحر

باغبان را دل از نیامدنش — راستی شد چو چاک پیرهنش

پوی پویان ز خانه شد در باغ — تا نهد بر دماغ بوی سراغ

نوجوان را بخواب راحت دید — تنگ چون جانش در کنار کشید

ناگهان ماری از درونش جست — بیضهٔ زهره اش ز بیم شکست

چون بخویش آمد از توهم پیش — نظری کرد بر سراپای ریش

نوجوان را بمرگ تازه بدید — سر قدم ساخت نزد شاه رسید

حال مار و جوان بشاه سرود — شاه در دم بباغبان فرمود

کانچه از خوب واز بد آید پیش — هست هر شخص از پی پیشهٔ خویش

رفت وزیر و زاین قضیّه چو سر — ماررا یافت باغبان بنظر

جست ناگاه و بیل زد بسرش — بمکافات کشتن پسرش

به تگاپو به شاه برد خبر — کشتن ماررا بخون پسر

شاه گفتا تو هم جزا بینی — هم ازین ماجرا سزا بینی

حکم شه شد که جمله پردگیان — رخت ها درکشند در بستان

اندران باغ شل عور شوند — موجب رونق قصور شوند

همه مه پیکران مهرجبین — همه سیمین تنان کوه سرین

همه آهو وشان کبک خرام — غیرت حور و فتنهٔ ایام

در دم آهنگ بوستان کردند — رخنه در جان بوستان کردند

باغبان رفت بر درخت بلند — به تماشا فراز هشت بکند

تا که زان گلرخان سیمین تن — لذت روح یابد از دیدن

ناگه از گلرخان یکیش بدید — سرمه وش پیش چشم جمع کشید

آگه از حال باغبان گشتند — در پیش از هلاک جان گشتند

از درختش بزیر افگندند — رخت هستیش از بدن کندند

دست بسته به شاهش آوردند — تا در بارگاهش آوردند

شه چو این قصهٔ بدیع شنید — هیچ خود را دگر بجای ندید

لختی اندیشه کرد در کارش — متعجب ز قبح اطوارش

پس بخون ریزیش اشاره نمود — باغبانش به عرض لب بگشود

کاهی ز بود تو بود هر نابود — راضیم گر کشی بگفت حسود

لیک شه را ز انتقام چه سود — که پس از من چو من شود نابود

اگر از مرگ من بکام رسی	تو ہم آخر بہ انتقام رسی
از مکافات ہا مشو ایمن	شالی از شالی از زن از زن
گندم از گندم است و جو از جو	ہر چہ کاری بُری بعوقت درو
چہ شہ و باغبان چہ بلبل و ما	ہمہ را ہست کیفر کردار

غزل

عمل روزگار بر عمل است	قبض و بسط شمار بر عمل است
پیش می آید انچہ کردہ ماست	خوبیٔ کار و بار بر عمل است
گندم از گندم ست جو از جو	حاصل کشت زار بر عمل است
گردش او بحسب قسمت ماست	آسمان را مدار بر عمل است

روز محشر کہ ہست روز حساب
باقیا گیر و دار بر عمل است

بادشاهی عقیدت اندیشی — رفت روزی به پیش درویشی

که کند فیض صحبتش حاصل — هم بدست آورد مقاصد دل

بود درویش مرد بی پروا — بی نیاز از جهان و ما فیها

قدر و تعظیم شاه هیچ نکرد — خوف فوج و سپاه هیچ نکرد

پاس توقیر بادشاه نساخت — حفظ آداب عز و جاه نساخت

پای او بود سوی شاه دراز — نه کشید از ادب به غرّه و ناز

چون گدا شاه را بخواری دید — شاه زین حال شرمساری دید

به غضب گفت کای کمینه گدا — گرچه هستی تو تارک دنیا

لیکن این کبر و پا درازی چیست — نخوت و فخر و سرفرازی چیست

گفت هان دست آز کوتاه است — پا درازی من ازین راه است

چو غرض نیست درمیان حایل — رعب شاهی اثر نکرد بدل

بیش وکم نیست در ترازویم | سگ وسلطان یکی است درکویم
فرق شاه وگدا نمی دانم | قدر هر یک جدا نمی دانم

باقی ار کامل است درویشی
بر شهنشاه پیش سر دبیشی

غزل

بادشاهی برای درویش است | شاهِ عالم گدای درویش است
افسر فرق افسران جهان | زیر نعلین پای درویش است
عرصهٔ شش جهت باین وسعت | صحن دولت سرای درویش است
تارک بی کلاه تاج شه است | تن عریان قبای درویش است
اشک فوج ست وناله طبل ولوا | آه سوزان لوای درویش است
لمعهٔ آفتاب عالمتاب | پرتوی از لقای درویش است

بی ستون نیست بر زمین بر پا | رکن گردون عصای درویش است
صبح صادق که روشنی افزاست | گوشهٔ از ردای درویش است
انچه الفقر فخر گفت رسول | گر بگوید سزای درویش است

باقی این کائنات فانی هست
ملک باقی برای درویش است

سرگذشت گذشتگان بشنو | چشم عبرت کشا و غرّه مشو
طاق کسری که سر بگردون سود | همه بی پایه بود شد نابود
دار دارا نمانده در دنیا | گشته آخر مقیم دار فنا
هم نشان از سدیر نعمان نیست | از سه گنبد یکی نمایان نیست
هم خورنق بخاک همسر شد | سقف او با زمین برابر شد
نام هروان وحض تیما نیست | قبهٔ اردشیر بر جا نیست

قصر غمدان شد آخرش غمگاه — نه مکان ماند و نی مکین والله

هر که آمد عمارت نو ساخت — رفت و منزل بدیگری پرداخت

وان دگر پخت همچنین هوسی — وین عمارت بسر نبرد کسی

بی چراغ است خانهٔ شداد — کو هلاکو که تا کند بیداد

طی بشد نام نامی حاتم — نه سلیمان بماند و نی خاتم

خاک شد جسم کیقباد آخر — رفت همراه گردباد آخر

جام عشرت که میزدی جمشید — عاقبت جرعهٔ ممات چشید

طعمهٔ موران شده تن تیمور — رفت بهرام گور هم در گور

شد ز اسکندر آئینه چو پدید — شکل انجام کار خویش ندید

پنج نوبت که میزدی سنجر — نوبت او چه گشت در آخر

از سلیمان دمی بسازی نام — که چسان تخت او بشد برباد

تلخ شد کام جان نوشروان / رفت نوشین روان او ز جهان

مغز ضحّاک خورده مار اجل / پنجهٔ زور زال زر شد شل

رست هم جان رستهم ز ین دام / نیست باقی ز هفتخوان جز نام

زادهٔ زادشم نماند بدهر / پور شاپور هم نماند بدهر

کار آسان نگشته ساسان را / هیچ نعمت نماند نعمان را

تخت کی ارث یک کیومرث است / تاج کی آن یک طیومرث است

نام فغفور نیز شد مغفور / ماند باقی از و فقط ندکور

اردشیر آنکه شیر قوّت بود / گرگ مرگش چو گوسفند ربود

شاد کام از جهان نشد ناشاد / نیش زد گشته جان نوشین راد

بادشاهی نمود تا کے کی / طی نشد نام نیک حاتم طیٔ

خون شد از عاشقی دل پرویز / جان شیرین بداد شیرین نیز

اشک زین دهر اشک افشان است — چشم گریان ز ملک ویران است

نکسی مهر کرده بر مهراب — نوشدارو نیافته سهراب

کس به اسفندیار یار نشد — حاصلش هیچ زین دو یار نشد

با فریدون چه کرد این گردون — تکیه بیجاست بر تو دونی دون

از جهانگیر پرس اگر میری — که کجا رفت آن جهانگیری

نخل امید حضرت بابر — هم به گلزار هند شد بی بر

آن بزرگی نهاد اکبر شاه — گرد ز آئین اکبری آگاه

خورد شد استخوانش زیر زمین — یادگارش نمانده جز آئین

ملک او رنگ و تخت و تاج و قبا — نامبارک بشد همایون ا

آنکه شاه جهان لقب میداشت — همه ملک جهان گذشت و گذاشت

سکه زد در جهان چو بدر منیر — شاه اورنگزیب عالمگیر

نیّر طالعش چو آفل شد | نام حک گشت و سکه باطل شد
ایرج و ساوه شنگل و هوشنگ | هرمز و یزدگرد و گیو پشنگ
نوذر و سرو و سلم و کاوس | بهمن و آبتین و زرسپ و طوس
کی پشین و نژاد ارجاسپ | ارش و افراسیاب و طهماسپ
گیو و کی ارش و سیامک و تور | اردوان و پلنگر و جمهور
همه پیوند خاک گردیدند | به خرابی هلاک گردیدند
تلف مال خسروان گردید | رائگان گنج شائگان گردید
گشته برباد گنج باد آورد | آنچنانکش دگر نه یاد آورد
آنکه دانای دل فلاطون بود | دلش از بیم مرگ پرخون بود
هیچ حکمت نرفت پیش در آن | لقمهٔ حلق موت شد لقمان
بنگر از عهد حضرت آدم | اندرین کائنات تا این دم

جان سلامت نه برده است کسی | هر کسی بختیه یک نفس ہو سی

غزل

نیست در زیر آسمان باقی | غیر سبحان عز و شان باقی
کاروان کاروان روان شده اند | از پی هم ز خسروان باقی
چند مذکور رفتگان سازم | رفته هم چی قلیچ خان باقی
هم مه عز و جاه قمر الدین | شد به ابر زمین نهان باقی
هم نظام علی رئیس دکن | زین جهان شد به آنجهان باقی
کی سکندر رنجور د آبحیات | یافت کی عمر جاودان باقی
ناصر الدوله هم گذشت از دهر | آنخداوند بندگان باقی
افضل الدوله هم به ملک نماند | داغ دارم بدل از ان باقی
اینک از شاه ما نظام الملک | انتظام است هر زمان باقی

دائم این شمع نقشبندی باد | رونق افروز دودمان باقی
علم او باد دائماً نافذ | قیروان تا به قیروان باقی
حیدرآباد باد از و آباد | تا که باقی است کن فکان باقی

جان نثاری کنم بهر کارش
تا که در جسم هست جان باقی

گر بود نام نامیش مطلوب | اول آن شاه را بگو محبوب
بعد از ان با علی بکن تضمین | تا هویدا شود بسطر مبین

تمام شد

بقلم ضعیف العباد کمترین محمد مبین عفی الله عنه متوطن لکهنؤ
ابن مولوی محمد هادی علی خوشنویس هفت قلم مرحوم لکهنوی
غفر الله ذنوبه

نثر خاتمہ از طرفِ مطبع

الحمد للہ و المنہ کہ این جملہ مثنویات مسمیٰ بہ بہارِ عام
و صنائع و بدائع و پرنس نامہ و تنبیہاتِ باقی کہ از
تصنیفات جناب افادت انتساب گل سرسبد گلستان بلاغت بلبل
بوستانِ فصاحت شاعرِ نازک خیال ناظم بے مثال بزم سخن آرا جناب راجہ
منشی گردھاری پرشاد صاحب متخلص بہ باقی دام اقبالہ کہ در ہر مثنوی دادِ سخن سنجی
دادہ کہ ابواب معانی بلند بر روے شعر اکشادہ اگر ظہور ظہوری بعہدش
بودی ہر گوہر مضامینش دامن تمنا کشودی و اگر زلالی آبداری نظمش
دیدہ خود را سیراب کردی گاہی مقصود بہ غواصی فکر ازین دریای معنی خیز
بر آوردی آن آنکہ دل سخن پسند و چشم حقائق بین است خواہد دید کہ
دریای مضامین در کوزہ ہمین است آنجا کہ البش بہ تکلم می آید در تن

مژده جان تازه می آید اگر بذکر صفاتش که محمود و جمیل است
سخنی رانم درین مختصر گنجائش نمیدانم ناچار ازان درگذشته
صفت کلامش بیان میکنیم که این هر چهار مثنویات لاجوابش که شسته
از عقد پروین است او به بین نتائج فکر گزین بهر سخنوران هر یک گلدسته
نوبهار است و طرهٔ زیب دستار اولی الابصار باغبان حقیقی تا دور
شمس و قمر این چار چمن فصاحت را در ربع مسکون تازه دارد و
خزان گرد و پیش این چار چمن رو می نیارد آمین ثم آمین فقط

راقم الحروف کمترین محمد مبین لکھنوی ابن مولوی محمد هادی علی غفر الله



